www.KitaboSunnat.com
شادی، شوہر اور سنگھار
اُمِّ عبدِ منیب
مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شادی، شوہر اور سنگھار

اُمِّ عبدِ منیب

مشربہ علم و حکمت

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092

شادی، شوہر اور سنگھار

اہتمام ——————— محمد عبد منیب

اشاعت اول ——————— جمادی الاولی ۱۴۳۴ھ

قیمت ——————— 55/-

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمٰن فون: 0321-4213089

★ دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

★ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-i اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ

لوئر گراؤنڈ فلور لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

6GL نیو لبرٹی ٹاور بالمقابل پیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-8112240

عدنان پلازہ، سواں روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

فہرست

خطبہ مسنونہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ، نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ، وَنَعُوْذُ بِہٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ، وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَ بَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا﴾

﴿یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَ یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴾

(صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث:۱۸۶۰)

"بے شک حمد اللہ ہی کے لیے ہے ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اسی سے مغفرت چاہتے ہیں اپنے نفس کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور الٰہ نہیں، محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔" (سورہ نساء، آیت نمبر ۱)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ڈرو اللہ سے جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم اس کے مطیع و فرماں بردار ہو۔"

(سورہ آل عمران، آیت نمبر ۱۰۲)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ڈرو اللہ سے اور بات سیدھی سیدھی کہو، اس طرح وہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرما دے گا، تمہارے گناہ معاف کر دے گا، جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔"

(سورہ احزاب، آیت نمبر ۷۰۔۷۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ وضاحت

بننا سنورنا عورت کی فطرت میں ہے اور اس کے لیے یہ کام ہر معاشرے میں جائز سمجھا گیا ہے، لیکن مصیبت یہ ہے کہ بننے سنورنے کے ساتھ ہی عورت کے اندر یہ خواہش شدت سے انگڑائیاں لینے لگتی ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے بننے سنورنے کو دیکھے اور پھر اس کے سراپے، حسن، لباس، زیور وغیرہ کی تعریف بھی کرے۔ عورت کی اس فطری خواہش کو رب تعالیٰ نے اس طرح لگام دی کہ ہر شادی شدہ عورت کو حکم دیا کہ وہ اپنے شوہر کے لیے بن سنور کر رہے تا کہ شوہر اس کے حسن و نزاکت سے لطف اندوز ہو، اس کو دیکھ کر مسرور ہو اور اس کے دل میں بیوی کی محبت دو چند ہو جائے۔

دورِ حاضر کی اکثر خواتین زینت کا اظہار بے موقع و بے محل کرتی ہیں، اس طرح وہ خود تو گنہ گار ہوتی ہی ہیں، ساتھ کئی مردوں کو بھی فتنے میں ڈالنے کا باعث بنتی ہیں۔

عورت کی شوہر کے لیے یا کسی اور جگہ پر بننے سنورنے کی حدود کیا ہیں؟

یہی بات واضح کرنے کے لیے یہ سطور مرتب کی جا رہی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں صرف شوہر کے لیے بننے سنورنے کا خیال نہیں پایا جاتا بلکہ یہ خیال پایا جاتا ہے کہ عورت کنواری ہو یا شادی شدہ، گھر میں ہو یا گھر سے باہر جانا ہو،

شوہر موجود ہو یا نہ ہو بن سنور سکتی ہے البتہ دین دار حلقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ شرط یہ ہے کہ نامحرم مردوں کی نظر اس کے بناؤ سنگھار پر نہ پڑے اور یہ بات اپنی جگہ پر شرعاً درست بھی ہے۔

دورِ حاضر میں ہزاروں فتنے جنم لے چکے ہیں جن میں سے ایک عورت اور مرد کا بے محابا اور بے محل بناؤ سنگھار کرنا بھی ہے۔

عورت کی شرعاً شعوری زیب و زینت صرف اس کے شوہر کے لیے ہے، اس کے علاوہ کسی بھی جگہ پر یا کسی بھی موقع پر اس کا بننا سنورنا فتنوں کو جنم دینے کا باعث بنتا ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن و حدیث اور آثارِ صحابہ و صحابیات سے کہیں اس بات کا پتا نہیں چلتا کہ عورتیں شوہر کی عدم موجودگی میں بھی زیور اور لباس کے علاوہ کسی خارجی چیز کے ساتھ بناؤ سنگھار کرتی تھیں۔ جب کہ دورِ حاضر میں ہر جگہ اور ہر عمر میں بننا سنورنا عورت کا حق سمجھ کر ہزاروں روپیہ اس کارِ فتنہ پرداز پر خرچ کیا جا رہا ہے۔

اگر کسی کو اختلاف ہو یا تائید میں مزید کوئی دلیل ہو تو اس کمترین کو ضرور آگاہ کیا جائے تا کہ مزید اصلاح کی جا سکے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ الیہ توکلت والیہ أُنیب

ام عبد منیب، لاہور۔ ربیع الاول: ۱۴۳۴ھ

زیب وزینت سے مراد

زیب وزینت، بناؤ سنگھار، آرائش وزیبائش اور انگلش میں میک اپ یہ سب الفاظ تقریباً ایک ہی معنی میں بولے جاتے ہیں۔ نیز یہ الفاظ کسی انسانی جسم کی آرائش ہو یا کسی مکان یا کسی لکڑی لوہے وغیرہ کی مصنوعہ چیز یا کسی کتاب کی آرائش ہو یا اخبارات ورسائل کی، غرض ہر چیز کے لیے اردو میں ان کا استعمال عام ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ہر چیز زیب وزینت والی ہے، حسنِ کامل کا شاہکار ہے، خوب صورتی کا پیکر ہے، رنگ وشکل میں ہر چیز اپنی جگہ پر یکتا ہے۔

غور کیجیے! پھول کوئی بھی ہو، اس کو خوشبو، رنگ اور شکل کوئی شخص مصنوعی طریقے سے ویسا نہیں دے سکتا، جیسا اسے خلاقِ مطلق نے عطا کیا ہے۔

پرندوں کو جو رنگ، پروں کی سجاوٹ، آواز کی چہچہاہٹ رب کریم نے عطا کی ہے کوئی شخص اسے ویسی سجاوٹ اور چہچہاہٹ دینے پر قادر نہیں۔

آسمان کو ستاروں سے، نیز نیلے رنگ اور پھر بادلوں کے ٹکڑوں سے رب اکبر نے جو زینت عطا کی ہے وہ کسی کے بس کی بات ہی نہیں۔

ننھے بچے کے چہرے پر جو معصومیت ہے وہ کوئی شخص کسی کو نہیں دے سکتا۔

بہتے آبشار، چلتی ہوائیں، ساحل سمندر کی رونقیں، صبح کی سحر طرازیاں، غرض سب اپنی اپنی جگہ حسن کا پیکر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کو جو پیکر عطا کیا وہ دیگر تمام مخلوقات کی نسبت سب سے زیادہ خوب صورت ہے، اور اس کا کوئی جواب نہیں، انسان کا اپنے برش اور قلم سے اس کو سنوارنے اور بنانے کی کوشش کرنا سورج کے مقابلے میں ایک چنگاری کی لو سے بھی زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ رب اکبر نے کسی چیز کو شکل، رنگ اور صلاحیت کے لحاظ سے جو کچھ عطا کیا وہی اصل حسن ہے جب کہ انہی چیزوں کی حفاظت کے ذرائع اختیار کرنا اور ان کو خراب ہونے سے بچانا، بناؤ سنگھار کا مقصد ہونا چاہیے لیکن ایسا ہو نہیں رہا بلکہ بناؤ سنگھار سے مراد ہے اصل شکل اور رنگ کو بدل کر کوئی اور شکل اور رنگ دینے کی کوشش کرنا۔

انسانی جسم پر مصنوعی رنگ و روغن کرنے اور اس کی شکل و صورت میں تبدیلی کرنے کی کہاں تک اجازت ہے اس کے لیے دیکھیے کتابچہ: میک اپ، بناؤ سنگھار

زیب و زینت میں شامل چیزیں:

عورت کی زیب و زینت میں بنیادی طور پر چار چیزیں شامل ہیں:

(۱) اس کا اپنا سراپا، آواز، چال ڈھال، ناز و انداز:

ان سب چیزوں کو اپنی فطری حالت میں ہی رہنے دینا چاہیے، ان کو مزید

خوب صورت بنانے کے لیے تصنع اختیار نہیں کرنا چاہیے جیسے کہ آواز کا خاص لہجہ بنایا جاتا ہے، چال ڈھال اور ناز و انداز میں ماڈل گرلز اور فلم ایکٹریس کو دیکھ کر تبدیلی کی جاتی ہے۔ البتہ اسلامی آداب کی روشنی میں ان کو مودب اور مہذب بنانے کی کوشش کرنا ان کی فطری حالت کو مزید سنوارنے کا ذریعہ ہے۔

مثلاً آواز دھیمی رکھنا، الفاظ مناسب چننا، موقع محل کے مطابق صاف اور سیدھی بات کرنا، نرمی سے بات کرنا، فحش باتوں کی بجائے حیادارانہ گفتگو کرنا وغیرہ۔

یاد رہے کہ اسلام دین فطرت ہے اس لیے اس نے جو ہدایات دی ہیں ان کے مطابق اپنے جسم، لباس، حلیے، چال ڈھال، گفتگو وغیرہ کی آرائش و تہذیب کرنا جائز اور ان کو ان کی فطرت سے ملا دینا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان کی طبعی ساخت اللہ کی طے کردہ ہے اور ان کی اسلامی آداب کے مطابق تہذیب و تحسین کرنا خود اختیاری ہے، اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے اختیار سے بھی انہیں فطری دین کے مطابق ہی آراستہ و پیراستہ کریں۔

(۲) عورت کا لباس اور جوتے:

اللہ تعالیٰ نے لباس کے احکام آسمان سے نازل کیے، لباس میں اللہ ہی کی ہدایات کو مدنظر رکھنا گویا لباس کے ذریعے فطری حسن حاصل کرنا ہے لیکن تراش

خراش، نقش ونگار اور ساخت میں غیر فطری، مصنوعی اور فاسقانہ فیشن اختیار کرنا اس کی زینت نہیں بلکہ لباس کو بدزیب کرنے کے مترادف ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: عورت کا لباس)

(۳) زیور فطری آرائش:

زیور فطری آرائش نہیں بلکہ اختیاری آرائش ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس اختیاری آرائش کو عورت کی فطری خواہش قرار دیا ہے اور عورت کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ وہ زیوروں میں پرورش پایا کرتی ہے:

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ (الزخرف: ۱۸)

''کیا وہ جو زیوروں میں پرورش پائے اور وہ جھگڑے میں وضاحت سے بات بھی نہ کر سکے؟''

زیور ہر حالت میں عورت کا سنگھار ہے چاہے وہ سونے چاندی کے ہوں یا موتیوں کے، یا پھولوں، پتوں یا کسی اور چیز کے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: زیور اور زیب وزینت)

(۴) بناؤ سنگھار (میک اپ) کے لیے مصنوعی چیزوں کا استعمال:

بناؤ سنگھار (میک اپ) کے لیے مصنوعی چیزوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً مختلف لوشن، کریمیں، پاؤڈر، لپ اسٹک، ناخن پالش، افشاں، آئی مسکارا، خوشبو،

مہندی نیز مصنوعی اعضاء مثلاً ناخن، پلکیں وغیرہ۔

بناؤ سنگھار ایک اختیاری زینت ہے، اگر یہ زینت صرف فطری شکل وصورت کی حفاظت اور تندرستی کے لیے اختیار کی جائے تو یہ اس کا استعمال صرف جائز ہی نہیں بلکہ محمود بھی ہے اور مطلوب بھی اور اگر مصنوعی چیزوں کا استعمال کرتے ہوئے حلیے اور شکل ہی میں تبدیلی کر دی جائے تو یہ بناؤ سنگھار نہیں بلکہ انسانی جسم اور حسن کا بگاڑ ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے کتابچہ: بناؤ سنگھار (میک اپ))

جائز زیب وزینت:

☆ اپنے جسم کو صاف ستھرا رکھنا، اس مقصد کے لیے غسل کا اہتمام کرنا، اگر جسم ناپاک ہو تو جلد از جلد پاکی حاصل کر لینا

☆ خوشبو لگانا، لیکن مرد بے رنگ خوشبو لگائے گا اور عورت رنگ دار اور بے رنگ دونوں خوشبوئیں استعمال کرسکتی ہے البتہ عورت کے لیے گھر سے باہر نکلتے ہوئے خوشبو استعمال کرنا یا کوئی خوشبودار چیز استعمال کرنا ممنوع وحرام ہے۔

☆ جسم کی صحت اور تندرستی برقرار رکھنے والی غذا استعمال کرنا۔ جان بوجھ کر صحت کو خراب کرنے خصوصاً مہلک بیماریاں پیدا کرنے والی غذا کا استعمال نہ کرنا بہتر ہے۔ خصوصاً حرام غذا اور حرام ذریعے سے حاصل کی گئی غذا انسانی جسم کو ہلاک کر دیتی ہے اس لیے اس سے بچنا فرض ہے۔

☆ حسبِ استطاعت لباس کا اہتمام کرنا جو سادہ ہو، پروقار ہو، ساتر ہو، شرعی ہدایات کے مطابق ہو، صحابہ وصحابیات اور علماء وصلحا کے لباس کے مماثل ہو، معمولی ہو، لوگوں کی نظروں میں آنے والا رنگ یا تراش خراش نہ ہو، موٹا ہو باریک نہ ہو، تنگ نہ ہو بلکہ ڈھیلا ڈھالا ہو۔ عورت کے لیے لباس پر مزید آرائش کڑھائی، گوٹے طلے وغیرہ سے آرائش کرنا جائز ہے لیکن مرد کو اس سے بچنا چاہیے۔

☆ بال دھلے ہوئے ہوں، تیل لگا ہو، کنگھی کر کے مناسب انداز میں انہیں سمیٹ دیا گیا ہو یا سر پر کسی چیز سے جما دیا گیا ہو تاکہ بکھرنے نہ پائیں۔ اگر سفید بال ہو جائیں تو مہندی لگا کر ان کا رنگ بدل سکتے ہیں۔ فاحشہ عورتوں کے انداز میں بال نہ بنائے گئے ہوں بلکہ صحابیات کے طرز پر بال بنائے گئے ہوں۔

☆ دانت صاف رکھے جائیں، دن میں ایک بار ضرور اور بار بار مسواک کا اہتمام کیا جائے یا کوئی مفید منجن جو دانتوں کو مضبوط اور صاف کرے۔

☆ آنکھوں میں سرمہ ڈالا جا سکتا ہے۔ بینائی تیز کرنے اور برقرار رکھنے والی چیزیں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔

☆ ہر جمعے کو ناخن ضرور تراش دیے جائیں۔ انہیں صاف رکھا جائے۔ ناخن بڑھانا جانوروں کی مشابہت ہے اس لیے یہ درست نہیں۔

☆ سادہ، معمولی جوتے پہنے جائیں۔

ممنوع زیب و زینت:

☆ عورت کا مردوں جیسا حلیہ اپنانا (بخاری:۵۸۸۶)

☆ مرد کا عورتوں جیسا لباس پہننا اور حلیہ اپنانا (بخاری:۵۸۸۶)

☆ تنگ لباس پہننا (مسلم:۲۱۲۸)

☆ مختصر لباس پہننا (مسلم:۲۱۲۸)

☆ باریک لباس پہننا (مسلم:۲۱۲۸)

☆ جان داروں کی تصاویر والا لباس پہننا (مسلم، کتاب اللباس)

☆ سر پر بالوں کا جوڑا بنانا (مسلم:۲۱۲۸)

☆ سر پر بالوں کا ابھار بنانا (مسلم:۲۱۲۸)

☆ نامحرموں کے سامنے اظہارِ زینت کرنا (نسائی:۵۰۹۱)

☆ جاذب، شوخ اور بناؤ سنگھار والا برقع یا جلباب پہننا (نسائی:۵۰۹۱)

☆ ریشمی بستر اور گدے استعمال کرنا (مسلم)

☆ حمام یا بیوٹی پارلر میں جانا (احمد:۶/۱۹۹، ۲۶۸)

☆ اونچی ایڑی کا جوتا پہننا (مسلم:۲۲۵۲)

☆ بھنوؤں کے بال تراش کر انہیں من پسند شکل دینا (مسلم:۲۱۲۸)

☆ مصنوعی بال (وگ) لگانا (بخاری:۵۹۳۳)

☆ جسم پر گودنا اور گدوانا (بخاری:۵۹۳۳)

☆ اللہ کی بنائی ہوئی شکل وصورت کو بدل دینا (بخاری:۵۹۳۳)

☆ دانتوں میں خوب صورتی کے لیے خلا پیدا کرنا (بخاری:۵۹۳۳)

☆ مصنوعی پلکیں لگانا (بخاری:۵۹۳۳)

☆ مصنوعی ناخن لگانا (بخاری:۵۹۳۳)

☆ تصویریں بنانا (بخاری:۵۹۲۶)

☆ سر کے بال ڈائی کرنا (یہ تغیر فی خلق اللہ ہے)

☆ جسم کے بال اکھیڑنا (یہ تغیر فی خلق اللہ ہے)

☆ سفید بالوں کو کالا رنگ کرنا (صحیح الجامع الصغیر:۸۱۵۳)

☆ عورت کا مردوں کی طرح سر کے بال بنانا (بخاری:۵۸۸۶)

جوانی اور زیب وزینت کی خواہش:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت کو نزاکت، حسن اور ناز وانداز عطا کیا ہے جب کہ اس کے مقابلے میں مرد کو سخت جان، مضبوط جسم، توانا اعصاب اور جرات و ہمت کی صفات عطا کی گئی ہیں۔

اس فرق میں ایک عظیم حکمت پوشیدہ ہے۔ مرد باہر کی دنیا کے گرم وسرد تھپیڑے سہنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے، وہ مشقت کرتا اور اہلِ خانہ کے لیے کسبِ

معاش کرتا ہے، مرد اجتماعی امور کو دیکھتا بھالتا اور اپنے دین وملت کے لیے کمر بستہ رہتا ہے، وہ جہاد کرتا اور ہر قسم کے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے لہٰذا سخت جان وجسم ہی اس کے لائق تھے۔

رب تعالیٰ نے عورت کو گھر کی ملکہ اور مالکہ بنایا ہے، وہ بچوں کی تربیت کرتی ہے، چار دیواری کے امور سنبھالتی ہے، جب مرد تھکا ماندہ باہر سے گھر لوٹتا ہے تو عورت اس کے لیے راحت و آرام کا سامان مہیا کرتی ہے، عورت کی دل کش مسکراہٹ دیکھ کر مرد اپنی تھکاوٹ بھول جاتا ہے۔ اسی لیے عورت کا سراپا پھول کی طرح ہے جو نرم ونازک اور حسنِ مجسم ہوتا ہے، جو خوشبوئیں بکھیرتا ہے، جو اپنے ارد گرد کی فضا کو سکوں آمیز اور فرحت آمیز بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

مرد کی سخت جانی اور عورت کی نازک اندامی دونوں مل کر مراحلِ حیات کے ہر موڑ پر زندگی کی مشکلات کو آسان بناتے اور کامیابی سے اپنا دامن بھرتے چلے جاتے ہیں۔

یوں تو عورت بغیر کسی سنگھار کے بھی نسوانیت کا مکمل شاہکار ہوتی ہے لیکن جب وہ اچھا لباس، زیور، یا بناؤ سنگھار کی چیزیں استعمال کرتی ہے تو اس کی نزاکت اور دل ربائی کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

عورت میں جیسے ہی شباب انگڑائیاں لینے لگتا ہے، وہ اپنے لباس کو گہری نظر

سے دیکھنے لگتی ہے کہ آیا یہ اس پر سج رہا ہے یا نہیں؟ وہ کنگھی کر کے جب بال سنوارتی ہے تو آئینے میں چہرہ دیکھ کر ضرور جائزہ لیتی ہے کہ بال بنانے کے بعد اس کے چہرے کی دل کشی میں اضافہ ہوا یا نہیں؟ جوان ہوتے ہی اسے اپنی چال کے متعلق یہ احساس ستانے لگتا ہے کہ اس میں ناز و انداز بھی شامل ہے یا نہیں؟

یہ سب حقیقت ہے، فطرت ہے، اس کا انکار ممکن نہیں الا یہ کہ کوئی لڑکا یا کوئی لڑکی اس قدر بھولی بھالی، معصوم، سیدھی سادھی ہو کہ اس کے اندر یہ چیزیں پیدا ہی نہ ہوں یا بہت دیر بعد پیدا ہوں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن ہوتا بہت کم ہے، فطری خواہشیں وقت آنے پر بغیر کسی محرک یا شعور کے بھی جاگ جایا کرتی ہیں۔

کسی دور میں معصومیت اور سادگی کی اس قسم کی مثالیں ڈھونڈنے سے مل ہی جایا کرتی تھیں لیکن دورِ حاضر میں صورتِ حال حدود پار کر چکی ہے۔ کسی دور میں سولہ سترہ سالہ لڑکی جوانی کی ان فطری خواہشوں سے واقف ہوا کرتی تھی لیکن اب تین چار سال کی لڑکی میں یہ سب احساسات پائے جاتے ہیں۔ وہ فیشن کے مطابق لباس، چمکیلے زیورات، میچنگ پرس اور جوتے، مٹک مٹک کر چلنے اور لہک لہک کر باتیں کرنے میں اسی طرح پیش پیش ہے جس طرح ایک شادی شدہ عورت!

اس حال تک پہنچانے میں سب سے بڑا ہاتھ ان تمام چیزوں اور اداروں کا

ہے جو عورت کی نسوانیت کو پیسہ کمانے کے لیے ہر جگہ اور ہر طرح استعمال کر رہے ہیں۔ اس صورتِ حال کی وجہ سے معاشرے میں بے حیائی اور بے حیائی کے اندر چلنے والی گندگی کی سنڈیاں مختلف ناموں اور کاموں کے ساتھ کُلبُل کُلبل کر رہی ہیں۔

اسلام نے عورت کی بناؤ سنگھار کی فطری خواہش کا لحاظ رکھا ہے اور اس کے لیے نکاح کی وہی عمر مقرر کی ہے جس میں لڑکی جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ رہی ہوتی ہے تا کہ اس کی ناز و انداز دکھانے کی خواہش کو سیر یابی کا موقع و محل مل جائے، شوہر کی صورت میں اس کے سراپے کے گن گانے والا، اس کی زیب و زینت سے لذت یاب ہونے والا، اس سے اظہارِ محبت کرنے والا، اس پر فدا ہونے کی باتیں کرنے والا جائز محور و مرکز: شوہر مل جائے اور کسی نامناسب، غلط اور مہلک جگہ پر عورت کی خواہش کو اظہارِ زبان نہ ملنے پائے۔

ادھر مرد کا بھی یہی حال ہے، جوان ہوتے ہی اس کے اندر بھی کسی کے لیے جاگنے، کسی نازنین پر فدا ہو جانے کی خواہش ابھرنے لگتی ہے، نکاح اس خواہش کی تکمیل و تسکین کا بہترین، متوازن اور خیر پرور حل ہے، جس سے معاشرے میں امن و چین رہتا ہے۔ بے راہروی کی آگ نہیں بڑھکنے پاتی۔

بناؤ سنگھار شوہر کا حق

عورت کا بناؤ سنگھار اور اس کی ہر قسم کی زیب و زینت اصلاً اس کے شوہر کے لیے ہے۔ شوہر کا حق ہے کہ وہ اس کے سراپے کے ساتھ ساتھ، اس کے زیور، لباس اور ناز و انداز سے محظوظ ہو، اسے دیکھے اور عورت پر بھی یہ فرض ہے کہ وہ یہ سب کچھ اپنے شوہر ہی کو دکھائے اور اپنے شوہر کو ہی اپنے حسن سے لطف اندوز ہونے کا بلا تکلف موقع مہیا کرتی رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے عورت کی تعریف کرتے ہوئے بتایا:

خیرُ النساءِ مَن تسرُّک اذا بصرْتَ ، تُطِیْعُک اذا امَرْتَ وَتحفَظُ غیبتک فی نَفْسِها ومالک

''بہترین بیوی وہ ہے جس کی طرف تو دیکھے تو وہ تجھے خوش کر دے اور جب تو کسی بات کا حکم دے تو اسے بجا لائے اور تیری عدم موجودگی میں تیرے مال اور اپنی ذات کی حفاظت کرے۔'' (صحیح الجامع الصغیر وزیادته للالبانی: ۳۲۹٤)

خوش کر دینے سے مراد عورت کا ہنستا مسکراتا چہرہ اور اپنے شوہر کے لیے محبت اور فدا کاری کا رویہ بھی ہے اور اس سے مراد عورت کا اپنے جسم اور لباس کو اس طرح

آراستہ رکھنا بھی ہے کہ اسے دیکھ کر مرد کو اچھا لگے۔

عورت پر فرض ہے کہ وہ شوہر کی پسند کا لباس پہنے، اس کی پسند کے زیور پہنے اور اس کی پسند کی زیب و زینت کرے! البتہ ان کے حوالے سے جن امور سے شریعت نے منع کیا ہے ان سے ہر صورت بچے اور اس سلسلے میں شوہر کی اطاعت نہ کرے۔

شادی پر بناؤ سنگھار:

زیب و زینت شوہر کا حق ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اسے بناؤ سنگھار کر کے شادی پر ہی دلہن بنایا جاتا ہے، دلہن اور بناؤ سنگھار لازم وملزوم ہے، دلہن کے بغیر بناؤ سنگھار کا قدیم معاشروں میں کوئی تصور نہیں تھا۔

اپنے اپنے قبیلے کے رسم و رواج اور استطاعت کے مطابق شادی پر دلہن تیار کرنے کے لیے لباس، زیور اور میک اپ کی چیزوں کا رواج ہر معاشرے میں موجود رہا ہے۔ شادی سے پہلے لڑکی کے لیے اختیاری زیب و زینت خصوصاً تین چیزیں، معیوب، بے محل بلکہ ممنوع اور گناہ خیال کی جاتی تھیں:

☆ دلہنوں والا لباس اور رنگ پہننا

☆ دلہنوں کے لیے مخصوص زیورات مثلاً ٹکہ، جھومر، گلوبند، کنٹھا، کانٹے، پنجا گلہ، پازیب وغیرہ پہننا، اسے معمولی زیور مثلاً بالیاں، چھلا، کوکا، عام کانچ کی چوڑیاں

پہنائی جاتی تھیں۔

☆ بناؤ سنگھار کی چیزوں کا استعمال نہیں کر سکتی تھی یہاں تک کہ بعض معاشروں میں سرمہ لگانا اور دنداسہ کرنا بھی اس کے لیے اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔

اس طرح جب لڑکی پہلی بار دلہن کے روپ میں نظر آتی تو اس کا حسن مزید نکھر جاتا، شوہر کے لیے اس کا سراپا اَن دیکھا اور اچھوتا حسن ہوتا تھا لیکن دورِ حاضر میں ہر لڑکی کو روز دلہن بنایا جاتا ہے نامعلوم کس لیے؟

اسلام میں بھی عورت کو شوہر کے حوالے کرتے وقت اس کا بناؤ سنگھار کرنا پسندیدہ ہے۔ امہات المومنین اور صحابیات میں یہ دستور تھا کہ وہ دلہن کو غیر معمولی رنگ کا لباس پہناتیں اور اس کی کنگھی چوٹی کر کے اس کے چہرے پر زعفران کی خوشبو لگا دی جاتی، جس کی خوشبو بھی ہوتی اور رنگ بھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو رخصتی کے وقت دلہن بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا۔ (بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی عائشہ رضی اللہ عنہا)

ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر سے واپسی کے موقع پر راستے ہی میں نکاح کیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس سفر میں ہمراہ تھیں، انہوں نے ام المومنین رضی اللہ عنہا کی کنگھی کی اور بنایا سنوارا۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے جسم پر یا کپڑے پر زردی کا نشان (زعفرانی رنگ) دیکھا تو اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے نکاح کیا ہے، آپ نے پوچھا: کتنے مہر پر۔ انہوں نے جواب دیا: ایک کھجور کی گٹھلی برابر سونے کے مہر پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو چاہے وہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

(صحيح بخاری: ٥١٦٧)

مردوں کے لیے رنگ دار خوشبو لگانا جائز نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ نے جب سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے جسم یا کپڑے پر اس کا اثر دیکھا تو آپ سمجھ گئے کہ انہوں نے نکاح کیا ہے اور بیوی کے جسم یا چہرے پر لگی ہوئی خوشبو کا نشان آپ کے کپڑے پر لگ گیا ہے، اس سے پتا چلتا ہے کہ دلہن کو رنگ دار خوشبو لگانا مستحب ہے۔

نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کو نکاح پر نہیں بلاتے تھے اور نہ ہی آپ یہ خواہش رکھتے تھے کہ نکاح میں شامل ہوں لہٰذا لوگوں کو نکاح پر بلانا ضروری نہیں ہے بلکہ سادگی سے نکاح کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ لوگوں کو نہ بلایا جائے البتہ ولیمہ کی دعوت کھلانا سنتِ موکدہ ہے۔

عبدالواحد بن ایمن کہتے ہیں کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ ایک بار میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا۔ اس وقت وہ ایک ایسا کرتا پہنے ہوئے تھیں

جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی۔ انہوں نے مجھ سے کہا: دیکھو! میری لونڈی یہ کرتا پہننے میں عار محسوس کرتی ہے حالاں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میرے پاس ایک ہی کرتا ہوتا تھا جس عورت کو بننے سنورنے کی (دلہن بننے کی) ضرورت ہوتی وہ یہ کرتا مجھ سے مستعار منگوا لیتی۔ (بخاری: ۱۵۲، کتاب الھبہ)

معلوم ہوا کہ دلہن کو شادی پر بنانا سنوارنا اسلامی روایت ہے اور اس بنانے سنوارنے میں اس کا غیر معمولی لباس بھی شامل ہے لیکن اس لباس پر کثیر رقم خرچ کرنا اور اسے ہندوؤں یا عیسائیوں کی دلہنوں جیسا بنانا شرعاً جائز نہیں ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف ایک لباس بنا لیا جائے اور اس سے ہر دلہن کو سنوارنے کا کام لے لیا جائے تو یہ سب سے بہتر طریقہ ہے، اس طرح ہر دلہن کے لباس پر اٹھنے والی رقم بچائی جا سکتی ہے۔

بیس بیس ہزار روپے کی قیمت والے یا اس سے بھی زیادہ مہنگے لباس بنانا اسراف ہے جب کہ ہمیں معلوم ہے کہ تین سے پانچ ہزار روپے تک میں بھی اچھا لباس تیار کیا جا سکتا ہے۔

شادی پر بھی حرام زیب و زینت سے اجتناب کیا جائے گا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، بیماری کی وجہ سے اس کے سر کے بال گر چکے تھے۔ وہ عورت رسول اللہ ﷺ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، بیماری کی وجہ سے اس کے سر کے بال گر چکے تھے۔ وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! لڑکی کا خاوند کہتا ہے کہ میں اس کے بالوں میں دوسرے بالوں کا چوٹلہ لگا دوں۔ آپ نے فرمایا: ہرگز ایسا نہ کرنا، بال جوڑنے والیوں پر اور بال جڑوانے والیوں پر تو لعنت کی گئی ہے۔

(بخاری: ۵۹۴۱۔ مسلم: ۵۵۳۲)

دلہن کا سنگھار کس وقت؟

ہمارے یہاں عموماً دلہن کو درج ذیل مواقع پر دلہن بنایا جاتا ہے:

☆ منگنی پر

☆ نکاح پر

☆ رخصتی کے وقت

☆ دلہا کے پاس بھیجتے وقت

☆ ولیمے والے دن

☆ شادی کے بعد دعوت کے مواقع پر

شرعاً دلہن کا بناؤ سنگھار مہمان مردوں اور عورتوں کے لیے نہیں ہے بلکہ شوہر کے لیے ہے۔

کر دیں گے۔ اور کسی دوسری جگہ نکاح کا وعدہ نہیں کریں گے لہٰذا منگنی کرنا، تقریب کرنا، موری بنانا، منگیتروں کو اکٹھے بٹھانا، کھانا کھلانا ان سب رسومات کا کوئی جواز نہیں ہے لہٰذا عورت کو دلہن بنانا بھی درست نہیں۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: منگنی اور منگیتر)

☆ نکاح کے بعد ساتھ ہی رخصتی ہو اور دلہا کے گھر میں یا قریب ہی کہیں نکاح ہو رہا ہے تو پھر عورت کو دلہن بنایا جا سکتا ہے بشرطیکہ ساتھ موری، تصویر اور دیگر حرام کام نہ ہوں۔ اگر ابھی رخصتی نہیں کرنی یا دلہن کے شوہر کا گھر کہیں اور ہے اور سفر کر کے جانا پڑے گا تو پھر نکاح کے موقع پر بھی دلہن بنانے کی کوئی وجہ نہیں۔ خواہ مخواہ کا تکلف، پیسے اور وقت کی بربادی ہے۔

☆ دلہا کے پاس بھیجتے وقت دلہن کی آرائش کرنا جائز بلکہ مستحب ہے، کوشش یہ ہونی چاہیے کہ چند گھر کی خواتین کے علاوہ بناؤ سنگھار کی حالت میں دلہن کو نہ تو محرم دیکھیں اور نہ ہی عام خواتین جیسا کہ ہمارے یہاں دلہن کا دیدار عام کروایا جاتا ہے ایسا کرنا درست نہیں، ہاں موجود خواتین دیکھ سکتی ہیں یا محرم کی نظر پڑ جائے تو اور بات ہے۔

☆ ولیمے والے دن کھانے کی دعوت تو ہے لیکن دلہن بنانے کا کوئی موقع محل نہیں۔ مہمانوں کے لیے دلہن کو سجا بنا کر شوپیس کی طرح رکھنا بے وقوفی ہے۔

☆ شادی کے بعد دعوتوں کے مواقع بھی ایسے کام ہیں، جن کے لیے گھر سے نکل کر سفر کرنا پڑتا ہے اور میزبانوں کو دلہن دکھانی پڑتی ہے۔ شرعاً گھر سے باہر جاتے ہوئے عورت کا بننا سنورنا مناسب نہیں اور میزبانوں کے لیے بننا سنورنا بھی درست نہیں ہے۔

یاد رہے کہ ان تمام مواقع پر دلہن کا دیدارِ عام بھی کروایا جاتا ہے۔ محرم مرد بھی اسے دیکھتے ہیں، بزرگ دعا دیتے ہیں، نوجوان محرم ہنسی مذاق بھی کر لیتے ہیں۔ اگر پردہ رائج نہ ہو تو نامحرم مرد بھی دلہن کو جی بھر کر دیکھتے ہیں۔ عورتیں بھی تنقیدی نظر سے دلہن کا لباس، میک اپ اور زیور دیکھتی ہیں۔

دورِ حاضر کی اکثریت مووی بھی بناتی ہے اور مووی بنانے والے سب سے زیادہ گھور گھور کر دلہن کو اور دیگر عورتوں کو دیکھتے ہیں۔

یاد رہے کہ مووی بنانا، تصویر بنانا، نامحرموں کے سامنے آنا اور ان کے سامنے بناؤ سنگھار کرنا، خوشبو لگانا، نامحرموں سے ہنسی مذاق کرنا سب اپنی اپنی جگہ پر گناہ کے کام ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: شادی کی رسومات، دعوتیں اور ان میں شرکت)

حاصل یہ کہ دلہن کا سنگھار صرف اس وقت کیا جائے گا جب وہ شوہر کے گھر میں ہو اور اسے شوہر کے سامنے پیش کرنا ہو۔ اس کے بعد عورتوں کے دلہن کو بنانے سنوارنے کی ضرورت نہیں رہتی، عورت از خود اپنے آپ کو آسانی سے بنا سنوار

لے بس اتنا ہی کافی ہے۔

دلہن کو بیوٹی پارلر پر تیار کیا جائے یا گھر میں:

دلہن کو شوہر کے لیے تیار کرنا اس لیے ہے کہ اس کی شکل وصورت اور لباس وغیرہ شوہر کو اچھا لگے اور وہ اس کی طرف مائل ہو لہٰذا دلہن کو سادہ اور معمولی انداز ہی میں میک اپ کیا جاتا تھا۔ امہات المومنین اور صحابیات کے ہاں دلہن کے بناؤ سنگھار کے لیے درج ذیل امور کا کوئی تصور نہیں تھا۔

☆ دلہن کے لیے میک اپ کی مہنگی چیزیں خریدنا

☆ دلہن کی رخصتی سے کئی روز قبل ہی اسے مختلف کریمیں اور لوشن استعمال کرانا تا کہ اس کا رنگ گورا ہو جائے یا جلد ملائم ہو جائے۔ البتہ اگر وہ کمزور ہو تو اسے ایسی غذائیں کھلا سکتے ہیں جن سے اس کی صحت بہتر ہو جائے۔

☆ دلہن کو بنانے سنوارنے کے لیے سنگھار خانے یا بیوٹی پارلر بنانا

☆ بناؤ سنگھار کے لیے خواتین کا باقاعدہ فن سیکھنا

☆ عورت کا ہر موقع پر بننا سنورنا

عہدِ رسالت میں دلہن کو تیار کرنے میں اہم کام سر کے بالوں کی کنگھی کرنا تھا، بالوں کی مینڈھیاں گوندھی جاتی تھیں اور یہ کام عورت خود نہیں کر سکتی تھی بلکہ کوئی دوسری عورت ہی کرتی تھی۔ اس کام کے لیے مشاطہ بھی ہوتی تھیں جنہیں بلا کران

سے کنگھی کروالی جاتی۔ دلہن کے گالوں پر ہلکی ہلکی خلوق زعفرانی خوشبو لگا دی جاتی۔

ہمارے ہاں پنجاب میں آج سے ساٹھ ستر سال پہلے تک دلہن کی تیاری کے لیے اسے ایک روز پہلے ہاتھوں پر مہندی لگا دی جاتی، تب بیل بوٹے بنانے کا فیشن نہیں آیا تھا، اس لیے دلہن خود ہی مہندی لگا لیتی جو لوگ رسومات کرنے کے عادی تھے، وہ باقاعدہ رسمِ مہندی کرتے اور دلہن کو اس کی سہیلیاں مہندی لگاتی تھیں۔

سر دھو کر بالوں کو خوشبودار تیل لگایا جاتا مثلاً چنبیلی کا تیل وغیرہ، سادے انداز میں کنگھی کر کے لال یا پیلا پراندا ڈال دیا جاتا۔ دلہن دانتوں پر دنداسہ کرتی جس سے دانت چمک جاتے۔ مسوڑھے اور ہونٹ سرخی مائل ہو جاتے۔ آنکھوں میں کاجل یا سرمہ لگایا جاتا۔ دلہن کے لیے حسبِ استطاعت لال یا گلابی رنگ کا جوڑا سلوایا جاتا۔ لال اور گلابی رنگ کے لباس شادی شدہ عورت کے لیے مخصوص سمجھے جاتے تھے۔

دلہن کو تیار کرنے میں کنگھی کرنے پر ہی کچھ وقت صرف ہوتا تھا ورنہ باقی کام وقت طلب نہیں ہوتے تھے۔ دلہن تیار کرنے پر خرچ بھی برائے نام ہوتا۔

رفتہ رفتہ ہمارے ہاں جدید چیزوں کا فیشن آنا شروع ہوا جن میں سب سے پہلے سرخی (لپ اسٹک) اور نیل پالش آئی، اس کے بعد چہروں پر ملنے والی کریمیں

اور پاؤڈر اور پھر بالوں کے پف بنانے اور مختلف انداز میں جوڑا بنانے کا رواج عام ہوا، دیکھتے دیکھتے بناؤ سنگھار کی چیزیں عام ہوگئیں اور اس وقت کنواری لڑکی کی میز پر یا غسل خانے میں تقریباً ۱۰ قسم کی میک اپ سے متعلقہ چیزیں ہوتی ہیں جب کہ شادی شدہ عورت کی سنگھار میز پر تیس چالیس چیزوں کا ہونا معمول کی بات ہے۔

میک اپ کی مصنوعات آنے کے ساتھ ہی میک اپ کرنے کی ماہر خواتین بھی پیدا ہونے لگیں جو مغربی ممالک سے باقاعدہ کورس کر کے آئیں اور انہوں نے ڈاکٹروں کے کلینک کی طرح بیوٹی پارلر کھول لیے، یہ خواتین اپنی محنت کا خوب پیسہ لیتی ہیں، دلہن کو اوسطاً چار پانچ گھنٹے کے لیے ان کے پاس چھوڑنا پڑتا ہے۔

ان بیوٹی پارلروں میں دلہن کے سنگھار کے ساتھ ساتھ مزید جو کچھ ہو رہا ہے، اس میں سے بعض کام درج ذیل ہیں:

☆ بننے سنورنے والی عورتوں کی وڈیو یا تصاویر بنانا اور انہیں اخبارات و جرائد کو چھاپنے کے لیے دینا

☆ عورت کے پورے جسم کو ننگا کر کے بناؤ سنگھار کرنا جس سے اسلام کے عطا کردہ شرم و حیا اور ستر و حجاب کے تمام احکام کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔

☆ بیوٹی پارلر چلانے والی عورتیں فاسقہ اور فاجرہ ہوتی ہیں کیوں کہ وہ حرام زیب و

زینت کا کام کرتی اور بننے سنور نے کے لیے آنے والی عورتوں کا ستر دیکھتی ہیں۔

☆ بیوٹی پارلر پر زیب و زینت کروانے کے لیے گھر سے باہر جانا پڑتا ہے جب کہ عورت کے لیے زیب و زینت کر کے گھر سے باہر جانا مناسب نہیں سمجھا گیا۔

☆ بیوٹی پارلر پر کیے جانے والے میک اپ میں فاسقہ اور فاحشہ عورتوں کی نقالی کی جاتی ہے جب کہ فاحش و فاسق کی نقالی کرنا حرام ہے۔

☆ بیوٹی پارلر پر تیار ہونے میں کم از کم تین چار گھنٹے ضرور لگتے ہیں جب کہ اکثر خواتین سات سات گھنٹے میں تیار ہوتی ہیں۔ مسلمان کے لیے حرام کاموں پر وقت صرف کرنا جائز نہیں جب کہ جائز اور مناسب بناؤ سنگھار پندرہ بیس منٹ میں ہو جاتا ہے۔

☆ بیوٹی پارلر پر تیار ہونے میں پانچ ہزار سے لے کر ایک ایک لاکھ روپے تک فیس دی جاتی ہے جب کہ مسلمان کے لیے ایسے معمولی کام کے لیے اتنی بڑی رقم خرچ کرنا اسراف اور تبذیر جیسا حرام کام ہے۔

☆ اکثر بیوٹی پارلروں پر عصمت فروشی کا کاروبار بھی ہوتا ہے، جو شرعی لحاظ سے بدترین اور گندہ ترین گناہ ہے۔

☆ جہاں اتنے زیادہ حرام کام ہوتے ہوں وہاں مسلمان کا جانا یا ان سے کام کروانا قطعی درست نہیں ورنہ یہ ان حرام امور میں تعاون کے مترادف ہے اور

مسلمان کو حرام میں مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

☆ جدید بناؤ سنگھار خانوں میں بناؤ سنگھار کے جو طریقے اور کاسمیٹکس استعمال کیے جاتے ہیں ان میں سے اکثر انسانی جلد کے لیے مہلک اثرات رکھتے ہیں۔ چنانچہ آئے دن خواتین کاسمیٹکس کی وجہ سے جلدی بیماریوں کا شکار ہوتی رہتی ہیں، جب کہ بعض کی تو موت ہی واقع ہوگئی۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: کاسمیٹکس)

☆ دورِ حاضر میں میک اپ اس انداز سے کیا جاتا ہے کہ اصل شکل ہی غائب ہو جاتی ہے۔ شوہر کو پہلے دن تو دلہن بڑی خوب صورت نظر آتی ہے لیکن جب اوپر لگا ہوا رنگ روغن اترتا ہے تو اسے مایوسی ہوتی ہے۔

یاد رہے کہ گہرا میک اپ شکل وصورت میں دھوکا دینے کے مترادف ہے۔ اور دھوکا دینا اسلام میں جائز نہیں ہے۔

عہد رسالت میں ملک شام میں حمام ہوتے تھے جن میں لوگ مختلف بوٹیاں اور خوشبوئیں ڈال کر غسل کرواتے اور وہاں موجود ملازموں سے مالش وغیرہ بھی کرواتے، وہاں بال بنائے جاتے اور نہانے والوں کو بنایا سنوارا بھی جاتا تھا اور لوگ ننگے ہو کر نہاتے تھے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو حمام میں جانے سے منع کیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حمص سے کچھ عورتیں آئیں۔ آپ نے ان

سے پوچھا: کیا تم حمص سے آئی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے ان سے پوچھا: کیا تم حماموں میں جاتی ہو؟ ان عورتوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کا جواب سن کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایّما امرأةٌ وضعَتْ ثِیَابِها فی غیر بیتِ زوجها فقدْ هتکت ستْر ما بینها وبین اللّٰهِ عزو جل

''جو عورت اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کہیں اور اپنے کپڑے اتارے اس نے اس پردے کو پھاڑ دیا جو اللہ عزوجل اور اس کے درمیان تھا۔''

(مسند احمد: ٦/١٩٩، ٦٦٧۔ حاکم: ٤/٢٨٨)

امام مناوی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ اس میں عورت کے نامحرموں کے سامنے بے پردہ ہونے سے کنایہ ہے۔ نیز لباس اللہ تعالیٰ نے ستر ڈھانپنے کے لیے نازل کیا ہے جس عورت نے لباس اتار کر ستر اور قابلِ ستر چیزیں نامحرموں کے سامنے ظاہر کردیں اس نے اس پردے کو پھاڑ دیا جو اس کے اور اللہ کے درمیان (شرم وحیا اور لباس کی صورت میں) تھا۔

(مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: جدید سنگھار خانے (بیوٹی پارلر))

اتنے مہنگے اور زیادہ وقت اور محنت سے کیے ہوئے میک اپ کے بعد نہ تو چہرہ دھویا جا سکتا ہے اور نہ اسے کسی اور وجہ سے خراب کیا جا سکتا ہے نتیجہ یہ کہ دلہنیں نمازیں تک ادا نہیں کرتیں۔ ایسی ہی صورت حال کے متعلق ایک خاتون نے مولانا

ثناءاللہ مدنی سے سوال پوچھا:

سوال آج کل میک اپ پر بہت خرچ کیا جاتا ہے شادی کے دوران اگر نماز کا وقت ہو جائے تو وضو کرنے کی صورت میں عورت کا سارا میک اپ خراب ہو جاتا ہے، بار بار میک اپ کرنا ویسے بھی ممکن نہیں کیا دلہن تیمّم کر سکتی ہے؟

جواب سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶ میں اللہ تعالیٰ نے ہر مومن مرد اور عورت کو حکم دیا ہے کہ بوقت نماز وضو کریں۔ مرض اور پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کی رخصت دی ہے جب کہ یہاں یہ صورت ہے کہ پانی موجود ہے، محض میک اپ کو محفوظ رکھنے کے لیے تیمّم کا سوچا جا رہا ہے جو کسی اعتبار سے درست نہیں۔

بعض فقہا کی طرف منسوب مسئلہ اس بارے میں مرجوع ہے اس پر عمل کی گنجائش نہیں۔ نبی ﷺ نے تنگ جبے سے اپنے بازوؤں کو نکال کر وضو میں دھویا تھا اس سے معلوم ہوا کہ تنگی کے باوجود شرعی احکام کی پابندی ضروری ہے اسی طرح دلہن کا میک اپ چاہے خراب ہو جائے پھر بھی وضو کرنا ضروری ہے۔

یاد رہے کہ میک اپ بذاتِ خود اسراف ہے جو شریعت کی نگاہ میں ایک مذموم امر ہے جس سے بہر صورت بچنا چاہیے: قرآن مجید میں ہے:

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (بنی اسرائیل: ۲۷)

''فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کی (نعمتوں) کا کفران (ناشکری) کرنے والا ہے۔'' (الاعتصام یکم محرم ۱۴۲۳ھ جلد ۵۴)

شوہر کی موجودگی میں بناؤ سنگھار:

ہمارے ہاں شادی شدہ عورت کے لیے بناؤ سنگھار اسی وقت روا سمجھا جاتا تھا جب اس کا شوہر اس کے گھر میں موجود ہوتا، اگر شوہر کسی طویل سفر پر چلا جاتا یا اس نے کہیں چند دن رہنا ہوتا تو بیوی اس کی غیر موجودگی میں نہ تو بھڑکیلے چمکیلے کپڑے پہنتی، نہ خاص قسم کے اور خاص موقعوں والے زیورات پہنتی اور نہ ہی میک اپ (بناؤ سنگھار) کی چیزیں استعمال کرتی۔

جس دن شوہر نے سفر سے واپس آنا ہوتا اس روز وہ اس کے آنے کے وقت گھر کو بھی صاف ستھرا کرتی، بچوں کو نہلاتی دھلاتی اور خود بھی حسبِ استطاعت یا شوہر کے حسبِ پسند بنتی سنورتی۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے، انہوں نے اپنی سواری کو تیز دوڑانا شروع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ پوچھی۔ انہوں نے عرض کیا: میں نے نکاح کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کنواری سے یا شوہر دیدہ سے۔ انہوں نے عرض کیا: شوہر دیدہ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کنواری سے کیوں نہ کیا کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ سیدنا

جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے سات بیٹیاں چھوڑ دی ہیں، مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ ان میں انہی جیسی ایک لڑکی لے آؤں، میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے تاکہ وہ ان کے سر کے بالوں میں کنگھی کرے اور ان کی دیکھ بھال کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجدِ نبوی میں پہنچے اور دو رکعت نماز ادا کی اور سیدنا جابر سے فرمایا: کچھ دیر ٹھہر جاؤ تاکہ پریشان بالوں والی کنگھی کرے اور استرے سے (زیر ناف) بال صاف کر لے اور بناؤ سنگھار کر لے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارہ)

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں خصوصاً عہدِ نبوت میں عورتیں شوہر کی غیر موجودگی میں معمولی حالت میں رہتیں لیکن شوہروں کی آمد کے وقت، ان کے استقبال کے لیے یا ان کی موجودگی میں بن سنور کر رہتی تھیں۔

(اسی مضمون کی حدیث درج ذیل حوالوں کے ساتھ بھی ہے۔مسلم: ۹۷۱۵۔ نسائی: ۱٤٦۔ احمد: ۳/۲۹۸، ۳۵۵۔ بخاری: ۵۳٤۳، ۵۲٤۵، ۵۲٤۷)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجاتِ مطہرات بھی آپ کے لیے بناؤ سنگھار کرتی تھیں لیکن کس قسم کا؟ اس کا پتا اس حدیث سے چلتا ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ورس اور زعفران سے رنگی ہوئی ایک چادر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر اپنی بیویوں کے پاس آتے۔ جس بیوی کی (باری کی) رات ہوتی تو وہ اسے پانی سے تر کر لیتی (تاکہ اس میں لگی ہوئی

رنگ دار خوشبو مہک اٹھے) اور جب دوسری بیوی کی باری ہوتی تو وہ اس کو (استعمال کے لیے) ترک کر لیتی۔ (السلسلة الصحیحہ: ۲۱۰۱۔ خطیب فی تاریخہ: ۱۳ / ۳۲۰۔ ابو شیخ فی اخلاق النبی ص: ۱۶۹)

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ابو دردا رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کیا۔ ایک دن سلمان رضی اللہ عنہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کی بیوی زیب و زینت ترک کیے ہوئے ہے۔ انہوں نے پوچھا: اے ام الدرداء! تجھے کیا ہوا؟ وہ کہنے لگیں: تیرا بھائی ابودرداء رات کو نماز میں لگا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے اور دنیا کی کسی چیز سے اسے دلچسپی نہیں۔ اتنے میں ابودردا تشریف لائے۔ انہوں نے سلمان رضی اللہ عنہ کو مرحبا کہا اور ساتھ ہی کھانا پیش کر دیا۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ بھی کھائیں۔ انہوں نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور روزہ افطار کر دو، میں اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہیں کھاؤ گے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ رات ان کے ہاں ٹھہرے۔ جب رات کو سونے کا وقت ہوا تو ابودرداء نے قیام کا ارادہ کیا، تو سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں منع کر دیا اور کہا: اے ابودردا تیرے اوپر تیرے جسم کا بھی حق ہے۔ اور تیرے اوپر تیرے رب کا بھی حق ہے، تیرے اوپر تیری بیوی کا بھی حق ہے۔ تو روزہ رکھ

اور افطار بھی کر۔ تو نماز بھی پڑھ اور اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی وقت گزار۔ ہر صاحبِ حق کو اُس کا پورا پورا حق ادا کر۔ جب فجر قریب ہوئی تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو چاہتا ہے تو اب اٹھ جا۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں اٹھے، وضو کیا، نماز تہجد پڑھی، پھر صبح کی نماز کے لیے چلے گئے۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے تا کہ انہیں خبر دے سکیں جو ان کے ساتھ رات کو سلمان رضی اللہ عنہ نے کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو درداء بے شک تیرے اوپر تیرے جسم کا حق ہے، پھر وہی کچھ کہا جو ان کو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: سلمان نے بالکل سچ کہا۔ (بخاری: ٤/ ١٧٠، ١٧١۔ ترمذی: ٣/ ٢٩٠۔ بیھقی: ٤/ ٢٧٦۔ ابنِ ماجہ: ٢/ ٣٢٣)

یاد رہے کہ یہ وہ زمانہ تھا جب ہجرت کے بعد مواخات ہوئی تھی اور ابھی حجاب یعنی پردے کے احکامات نازل نہیں ہوئے تھے۔ جب پردے کے احکامات نازل ہوئے تو پھر نامحرم مردوں کے سامنے عورتیں ضرورت کے وقت ہی آتیں اور حجاب کر کے ہی سامنے آتی تھیں۔ جب کہ مردوں کو اگر کچھ لینا دینا ہوتا تو وہ باہر دروازے کی اوٹ میں کھڑے ہو کر چیز یا پیغام لے دے لیتے۔

اسی سے ملتا جلتا واقعہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا ہے جو درج ذیل ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی

خوشبو اور خضاب استعمال کیا کرتی تھی۔ پھر اس نے ان کا استعمال ترک کر دیا۔ وہ میرے ہاں آئی تو میں نے اس سے پوچھا: کیا تمہارے شوہر موجود ہیں یا غائب؟ اس نے کہا: موجود تو ہیں لیکن غائب کے مانند ہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا مطلب؟ اس نے جواب دیا: عثمان کو نہ دنیا سے رغبت ہے نہ عورتوں کی چاہت۔ ام المومنین بیان کرتی ہیں کہ میرے ہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے آپ کو اس بات سے آگاہ کیا۔ آپ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے فرمایا: کیا تمہارا اس چیز کے ساتھ ایمان ہے جس کے ساتھ ہمارا ایمان ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم ہمارے اسوہ کو کیوں نہیں تھام رہے...... اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **فاصنع کما تصنع** ''پھر ویسے ہی کرو جیسے ہم کرتے ہیں۔''

(مسند احمد: ۶/۱۰۶۔ بلوغ الامانی: ۱۶/۲۳۳)

یاد رہے کہ جب عورت بناؤ سنگھار کسی بھی نوعیت کا کرے تو عورتوں کو اس کا پتا چل ہی جاتا ہے اس کے کچھ نہ کچھ آثار چہرے، لباس وغیرہ پر ظاہر ہو ہی جاتے ہیں، چاہے عورت باہر جاتے ہوئے بناؤ سنگھار نہ بھی کرے۔

بناؤ سنگھار میں شوہر کی پسند کا خیال:

ہمارے معاشرے میں درمیانے اور نچلے طبقے کی خواتین صرف گھر سے باہر

جاتے ہوئے بناؤ سنگھار کرتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے شوہر نے کبھی ان سے بننے سنورنے کا مطالبہ نہیں کیا۔ جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ بیوی کو بنا سنورا دیکھنے کے مزاج کے لحاظ سے تین طرح کے شوہر ہیں:

☆ جو بیوی کو بنا سنورا دیکھنا چاہتے ہیں اور اسے بننے سنورنے کے لیے کہتے ہیں ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ جس ماحول میں عورتوں میں رہ کر کسبِ معاش کرتے ہیں وہاں عورتوں کا فتنہ عام ہے، لہٰذا وہ اپنی بیوی کو کہہ کر جائز حق وصول کرتے اور خود کو گناہ سے بھی بچاتے ہیں اور جب شوہر یہ چاہے تو عورت پر بناؤ سنگھار کرنا فرض ہو جاتا ہے ورنہ باہر کا فتنہ اثر انداز ہونے کا خدشہ ہے۔

☆ وہ شوہر جو بیوی کو بنا سنورا دیکھنا چاہتے ہیں لیکن اسے سختی سے نہیں کہتے لیکن بنی سنوری عورت کے فتنے میں وہ باہر کی دنیا میں مبتلا ہو جاتے ہیں چاہے یہ صرف دیکھنے، بات کرنے یا باہم مسکرانے کی حد تک ہی ہو۔

جب کہ کچھ مرد یہ سمجھتے ہیں کہ گھر میں عورت بیوی ہے جس کا کام گھر اور بچے سنبھالنا ہے۔ جب کہ باہر وہ باقاعدہ گرل فرینڈ کا انتظام کر لیتے ہیں۔ جو کبیرہ گناہ تو ہے ہی، جب بیوی کو پتا چلے تو اسے آگ لگ جاتی ہے جس میں اکثر انجام میاں بیوی میں مستقل ناچاقی یا علیحدگی کی صورت میں ہوتا ہے۔

☆ بعض مرد بیوی کے بننے سنورنے کی بجائے اس کے نیک اور سلیقہ مند ہونے کو اہمیت دیتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ عورت کی خوبی میک اپ کرنے میں نہیں ایک بہترین گھریلو عورت اور ازدواجی تعلق میں خیر خواہ ہونے میں ہے ایسے لوگوں کا گھر دنیا میں ہی جنت کا نمونہ ہوتا ہے۔

بہر حال عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کے لیے کسی نہ کسی حد تک ضرور بنے سنورے شوہر مطالبہ کرے یا نہ کرے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! بہترین عورت کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا:

التی تَسُرُّهُ اذا نظر، اتُطِیعه امر، ولا تُخالِفُه فِی نَفُسها ومالها بِما یَکُرَہ

''جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کردے، جب کسی بات کا حکم دے تو اس کی اطاعت کرے نیز عورت کی جان اور مال کے معاملے میں شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اس میں اس کی مخالفت نہ کرے۔''

(صحیح نسائی للالبانی: ۳۰۳۰)

عورت پر بناؤ سنگھار کے معاملے میں بھی شوہر کی اطاعت کرنا فرض ہے۔
بعض شوہر ایسے ہوتے ہیں جو بناؤ سنگھار پسند ہی نہیں کرتے، انہیں بیوی سادہ

حالت ہی میں اچھی لگتی ہے، یقیناً ایسے شوہر شریف النفس بھی ہیں اور دنیا کی لذتوں سے کنارہ کش رہنے والے بھی۔ ایسی صورت میں عورت کو زینت ترک کر دینا چاہیے۔

اگر شوہر کے مالی حالات مہنگے زیور اور مہنگے لباس پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں دیتے تو عورت کو اس معاملے میں شوہر پر مالی بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے۔ عورتوں کی دیکھا دیکھی یا عورتوں میں اپنی مالی برتری کا رعب ڈالنے کے لیے مہنگے لباس اور مہنگے زیور کا مطالبہ کرنا درست نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ نے تو عورتوں کو معمولی چیزوں کے ساتھ بننے سنورنے کی ترغیب دی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک عورت آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! میرے پاس سونے کے دو کنگن ہیں۔ آپ نے فرمایا: آگ کے دو کنگن ہیں۔ وہ عورت کہنے لگی: یا رسول اللہ! ایک سونے کا طوق ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ آگ کا ہے۔ اس عورت نے کہا: میرے پاس دو بالیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا: آگ کی دو بالیاں ہیں۔ راوی نے کہا: اس عورت کے پاس سونے کے دو کنگن تھے، اس نے اتار کر پھینک دیے اور بولی یا رسول اللہ! اگر عورت اپنا بناؤ سنگھار نہ کرے تو وہ خاوند کے سامنے بے وقعت ہو جائے گی۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کر سکتی کہ وہ چاندی کی

بالیاں بنوائے پھر اس کو زعفران یا عبیر سے زرد رنگ کرے۔(سنن نسائی: ۹٤٤٣)

اس حدیث میں آپ نے زیور کو آگ میں سے فرمایا یا آگ کا زیور فرمایا۔ اس سے یوں لگتا ہے کہ جیسے عورت کے لیے کوئی بھی سونے کا زیور پہننا جائز نہیں، جب کہ دیگر احادیث سے پتا چلتا ہے کہ جب عورت زیور کی زکاۃ ادا کرے تو پھر سونے کا زیور پہننا بھی اس کے لیے جائز ہے۔(دیکھیے زیور، زکاۃ اور خواتین)

آپ نے عورت کو چاندی کے زیور پیلے رنگ سے رنگ کر پہننے کا مشورہ دیا، گویا آپ پسند کرتے تھے کہ عورتیں بھاری بھر کم اور مہنگے طلائی زیور پہننے کی بجائے معمولی زیور پر اکتفا کریں اور معمولی چیزوں سے بناؤ سنگھار کی ضرورت پوری کر لیا کریں۔

اگر شوہر مناسب زیب و زینت پسند کرتا ہے، یعنی شرعی نقطۂ نظر سے جائز ہے تو عورت کو شوہر کی پسند کا خیال رکھنا چاہیے کیوں کہ بیوی کا فرض ہے کہ وہ شوہر کو خوش و خرم رکھنے کی کوشش کرے۔

اکثر شوہر بیویوں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ بناؤ سنگھار کرتے ہوئے وہی کچھ کریں گی جو دورِ حاضر کا بے راہ اور گم راہ معاشرہ کر رہا ہے۔ شوہر کا یہ توقع رکھنا ہی ناجائز ہے اور عورت کا اس توقع کو پورا کرنا بھی ناجائز۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

لا طاعة فی معصية الله انما الطاعة فی المعروف

''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اطاعت صرف معروف میں ہے۔'' (مسلم، کتاب الامارۃ)

اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت ہر انسان کی اطاعت پر مقدم ہے، اس لیے مسلمان جو کام بھی کرے سب سے پہلے وہ شریعت کی حدود دیکھے، اللہ کے احکام دیکھے اور انہی کے مطابق عمل کرے۔

دورِ حاضر میں عورت کا فتنہ اس قدر عریاں اور عام ہو گیا ہے کہ مردوں کے خیال میں خوب صورت عورت وہی ہے جو فاحشہ عورتوں اور ماڈل گرل، فلمی عورتوں کی طرح کے غیر ساتر لباس پہنے، ان کے انداز میں بال اور بھنوئیں بنائے۔ انہی کی طرح نکلے اور کمینے فیشن کرے، مرد عورت سے یہ منوا بھی لے تو بات یہاں آ کر نہیں رکتی بلکہ پھر مرد یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کی بیوی ماڈل گرل اور کال گرل کی طرح تصویریں کھنچوائے، پھر شوہر یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کی بیوی اس کے ساتھ ہوٹلوں میں جا کر راتیں گزارے اور وہاں وہی حرکات کرے جو گھر سے بھاگی ہوئی باغی اور ذلیل عورتیں کرتی ہیں۔

خواتین کو چاہیے کہ وہ حرام وممنوع بناؤ سنگھار کرنے میں اپنے شوہر کی اطاعت نہ کریں۔

بعض عورتیں پریشان ہو جاتی ہیں کہ ان کے حرام وممنوع سنگھار نہ کرنے کی

وجہ سے شوہر دوسری عورتوں کی طرف مائل ہو جائیں گے، اس بیوی سے نفرت کرنے لگیں گے۔ ایسی عورتوں کو چاہیے کہ دعا کے ذریعے اللہ سے مدد مانگیں اور اسی بات کو قبول کریں جو حق ہے۔ ان شاء اللہ! یا تو اللہ تعالیٰ مرد کا ذوق بدل دے گا یا رب کریم عورت کی سادگی ہی کو شوہر کی نظر میں خوب صورت بنا دے گا۔

شوہر کی ذمہ داری بناؤ سنگھار کے معاملے میں:

بیوی کا بننا سنورنا اس کے شوہر کا حق ہے لیکن شوہر کو یہ اجازت نہیں کہ بیوی سے ایسے بناؤ سنگھار کا مطالبہ کرے جسے شریعت نے حرام وممنوع قرار دیا ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات میں حرام وممنوع بناؤ سنگھار کی فہرست گزر چکی ہے۔

دورِ حاضر کے مرد اسلامی تعلیمات سے واقف نہیں ہیں، اس پر مستزاد یہ کہ وہ بے حیا اور آبرو باختہ عورتوں کی تصویریں دیکھتے ہیں اور ہر جگہ پر انہیں جن عورتوں سے سابقہ پڑتا ہے یا جن عورتوں پر نظر پڑتی رہتی ہے وہ سب بناؤ سنگھار کے وہ تمام کام کرتی ہیں جو شریعت کی نظر میں حرام ہیں اور ان کے کرنے والے یا کرنے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

ایک مسلمان کو صحابہ کرام کی طرح بیوی کے معاملے میں اتنا غیرت مند ہونا چاہیے کہ وہ اس میں بے حیائی والی کوئی بات بھی برداشت نہ کرے، بیوی کو سمجھائے، سرزنش کرے تاکہ بیوی اس کی بات کو مان لے۔ مسلمان مردوں کے

لیے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درج ذیل واقعے میں بہت بڑا اسبق موجود ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا کہ وہ (سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ اللہ نے لعنت کی ہے گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر، چہرے کے بال اکھیڑنے والیوں پر اور دانتوں کو خوب صورتی کے لیے کشادہ کرنے والیوں پر، اللہ تعالیٰ کی تخلیق بدل دینے والی عورتوں پر۔ اس بات کی خبر بنو اسد کی ایک عورت ام یعقوب کو پہنچی وہ قرآن حکیم کی تلاوت کیا کرتی تھی۔ وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے لعنت کی ہے گودنے والی، گدوانے والی چہرے کے بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی، دانتوں کو خوب صورتی کے لیے کشادہ کرنے والی اور اللہ کی تخلیق کو بدل دینے والی پر، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر اللہ نے لعنت کی ہے اور (یہ بات تو) اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اس عورت نے کہا: میں نے تو دو جلدوں میں جس قدر قرآن حکیم تھا وہ سب پڑھ ڈالا، مجھے یہ حکم نہیں ملا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو قرآن حکیم پڑھتی (جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے غور کر کے) تو ضرور تجھے یہ حکم مل جاتا۔ اللہ فرماتا ہے: رسول تم کو جو کچھ بتلا دے اسے تھامے رکھو اور جس سے منع کر دے اس سے باز رہو۔ وہ عورت بولی: ان

میں سے بعض کام تو تمہاری بیوی بھی کرتی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: جاؤ جا کر دیکھ لو۔ ام یعقوب آپ کی بیوی کے پاس گئی تو ان (لعنت والے) کاموں میں سے کچھ بھی نہ پایا اور آ کر کہنے لگی: ان میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس کے ساتھ نہ رہتے۔ (مسلم، کتاب اللباس والزینہ)

اس حدیث سے درج ذیل امور کا پتا چلتا ہے:

☆ ام یعقوب نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس کے گھر جا کر غور سے دیکھا، اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ عام عورتوں کے لیے صحابیات نمونہ تھیں۔

☆ ام یعقوب نے اعتراف کیا کہ آپؓ کی بیوی نے ان میں سے کوئی بھی کام نہیں کیا ہوا۔ معلوم ہوا صحابیات ممنوع بناؤ سنگھار نہیں کرتی تھیں۔

☆ اگر بیوی کوئی حرام کام بناؤ سنگھار میں یا کسی بھی معاملے میں کرتی ہو تو شوہر کو چاہیے کہ اسے روکے۔

☆ مسلمان مرد کو شریعت کی حدود کا پاس رکھنے والی عورت سے نکاح کرنا چاہیے۔

☆ صحابیات ایسا بناؤ سنگھار نہیں کرتی تھیں جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا ہے۔

☆ بہت سے اوامر و نواہی ایسے ہیں جو قرآن حکیم کی بجائے سنتِ رسول ﷺ میں موجود ہیں۔

☆ قرآن پاک کی تلاوت پورے غور و خوض کے ساتھ کرنا چاہیے۔

☆ جس پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت کی اس پر صحابہ بھی لعنت کرتے تھے۔

اس حدیث کی رو سے میک اپ سے متعلق درجِ ذیل کام ایسے ہیں جن کے کرنے والی پر اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اور صحابہ کرام کی بھی لعنت ہے۔

☆ گودنا اور گدوانا

☆ چہرے کے بال اکھیڑنا جس میں ابرو کے بال بھی شامل ہیں۔

☆ دانتوں کو خوب صورتی کے لیے کشادہ کرنا

☆ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ صورت کو تبدیل کر دینا

یہ بھی ممکن ہے کہ مرد تو ممنوع زیب و زینت کو پسند نہ کرتا ہو لیکن عورت ایسا کرنا چاہتی ہو۔ مرد کو چاہیے کہ ایسی صورت میں حکمت اور نرمی کے ساتھ عورت کو سمجھائے اور اللہ سے دعا بھی کرے عورت کو احادیث کی کتب کا مطالعہ کروائے اور متعلقہ موضوع پر کتابیں بھی لا کر پڑھنے کو دے۔ نیز اپنی بیوی کو ملاقات کروانے کے لیے پابندِ شریعت خواتین کی خدمت میں لے جایا کرے۔

یاد رہے کہ ہم نشینی و مجالست کا اثر سب سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ یہ ہر بگڑے

ہوئے نفس کا بہترین علاج ہے۔

بیوی کو ان چیزوں اور جگہوں سے دور رکھے جن کو دیکھ کر ناجائز بناؤ سنگھار یا دیگر بے حیائی کے کاموں کی تحریک پیدا ہوتی ہے مثلاً بدچلن اور ماڈرن عورتوں کی دوستی، بے راہروی پھیلانے والے رسائل پڑھنا، انٹرنیٹ اور ٹی وی پر اس قسم کے مناظر دیکھنا، بازاروں میں جانا، مخلوط تقریبات میں شامل ہونا وغیرہ۔

سعودی عرب کے علماء لکھتے ہیں:

''یہ لڑکیاں جو مجلّات میں دیکھتی ہیں اس کی نقالی کرتی ہیں، میں کہتا ہوں مومنہ عورتوں کے لیے مناسب ہے کہ وہ اس طرح کے فیشنوں سے اوپر اٹھیں اپنی بالادستی اور رفعت کو ظاہر کریں۔ ایسے مجلّات کا مطالعہ نہ کریں تاکہ کافرہ، فاجرہ اور ان سے مشابہت رکھنے والی عورتوں کے افعال دیکھیں اور ان کی نقل اتاریں کیونکہ عورت اس لیے پیدا نہیں کی گئی کہ اپنی ذات کو تصویر بنائے بلکہ وہ دوسرے لوگوں کی طرح اللہ کی عبادت کے لیے پیدا کی گئی ہو۔

جب عورت اپنے لیے غیر مسلموں کے فیشن واسٹائل اپناتی ہے تو وہ بے لگام ہو جاتی ہے، مومنہ عورتوں پر لازم ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور ان باطل اور منفعت سے خالی حرکات سے اوپر اٹھیں۔ مردوں کو اللہ نے عورتوں پر حاکم ونگراں بنایا ہے ان پر واجب ہے کہ عورتوں کو ایسے ہر فیشن سے روکیں جس میں کوئی

خیر و بھلائی نہیں۔ مجھے عورتوں کی ان حرکتوں پر قائم رکھنے والے مردوں پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اپنے حیا و حشمت والی عادتوں کو چھوڑ کر حیا و شرم سے خالی قوم کی عادات اختیار کرتے ہیں...... اور یہ ضعفِ ایمان کی دلیل ہے۔

(فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام، ص: ٦٦۴)

عورتوں کے فتنے کو روکنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مرد جس دفتر یا دکان پر کام کریں اگر وہاں بنی سنوری عورتیں ہوں تو متعلقہ افراد سے بات کر کے ان کے کام کی جگہ الگ کروا دیں یا ان کے لیے ساتر اور سادہ لباس اور حجاب کی پابندی منظور کروائیں، نیز خواتین کو بھی ایسی جگہوں پر کام نہیں کرنا چاہیے جہاں مرد کام کرتے ہیں۔

O✧O✧

اظہارِ زینت اور کس کس کے سامنے؟

اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں فرمایا:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ آبَائِهِنَّ اَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِىْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِىْ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُوْلِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (النور: ۳۱،۳۲)

”اے نبی! مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کا طریقہ ہے یقیناً اللہ

جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور مومن عورتوں سے کہو: اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس زینت کے جو ظاہر ہو جائے اور وہ اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بکل مار لیا کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر ان لوگوں کے سامنے: باپ، خسر، بیٹے، سوتیلے بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے، اپنی عورتیں، اپنے غلام اور وہ خدمت گار مرد جو عورتوں سے کچھ مطلب نہیں رکھتے اور وہ لڑکے جو ابھی عورتوں کی باتوں سے واقف نہیں ہوئے نیز (ان کو حکم دو) وہ چلتے وقت اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ مارتی چلیں کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے (آواز کے ذریعہ) اس کا اظہار ہو، تم سب مل کر اللہ کے حضور توبہ کرو توقع ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔''

محرموں کے سامنے اظہارِ زینت:

سابقہ آیات میں جن لوگوں کے سامنے اظہارِ زینت کی اجازت دی گئی ہے ان میں محرم رشتہ دار بھی شامل ہیں جن کی مزید تفصیل اس طرح ہے:

☆ باپ، سگا ہو یا سوتیلا یا رضاعی ...... چچا اور ماموں سگے، سوتیلے اور رضاعی ...... ماں باپ کے باپ، دادا، چچا، ماموں، نانا سگے، سوتیلے یا رضاعی ......

☆ خاوند کا سگا باپ یعنی سسر ...... خاوند کے سگے ماں باپ کے سگے باپ یعنی خاوند کا نانا، پرنانا، دادا، پردادا وغیرہ۔

☆ بیٹے رضاعی ہوں یا سگے یا خاوند کی دوسری بیوی سے اور ان بیٹوں کے بیٹے، پوتے، نواسے وغیرہ۔

☆ عورت کے بھائی سگے ہوں، سوتیلے یا رضاعی اور ان بھائیوں کے بیٹے، پوتے، نواسے وغیرہ۔

☆ بہن سگی، سوتیلی یا رضاعی کے بیٹے یعنی بھانجے اور ان کے بیٹے، پوتے نواسے وغیرہ۔

☆ عورت کا داماد، سگی بیٹی کا خاوند اور رضاعی بیٹی کا خاوند، نیز عورت کی پوتی، پڑپوتی، نواسی کا خاوند بھی داماد کی حیثیت رکھتا ہے۔

عورت کے پاس صرف شوہر ہی نہیں محرم مردوں نے بھی آنا جانا ہوتا ہے نیز بچے اور عورتیں بھی آتے جاتے ہیں لہٰذا جب عورت نے شوہر کے لیے زینت کی اور کوئی محرم مرد آجائے تو وہ اس حالت میں محرم مردوں کے سامنے آسکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محرم کے سامنے زینت کے حوالے سے درج ذیل احکام ہیں۔

☆ عورت محرم افراد کے سامنے ستر ننگا نہیں کرسکتی جب کہ شوہر کے سامنے ستر ننگا کرسکتی ہے لہٰذا وہ شوہر کے سامنے مختصر لباس پہن سکتی ہے لیکن محرم مردوں کے سامنے مختصر، تنگ، باریک لباس نہیں پہن سکتی، اگر ایسا لباس پہنا ہوا ہے تو محرم

مردوں اور عورتوں کے سامنے آنے کے لیے وہ اپنا لباس تبدیل کر کے ساتر، ڈھیلا ڈھالا اور موٹا لباس پہنے گی۔

☆ عورت محرم مردوں کے سامنے چھوٹا اور باریک دوپٹہ نہیں اوڑھ سکتی جب کہ شوہر کے سامنے چھوٹا اور باریک دوپٹہ اوڑھ سکتی ہے لہٰذا جب محرم مرد یا عورتیں اور بچے آئیں تو باریک کی بجائے موٹا، اور لمبا چوڑا دوپٹہ اوڑھ لے گی۔

شیخ صالح الفوزان فرماتے ہیں:

عورت کے لیے اپنی اولاد اور دیگر محارم کے سامنے چھوٹا لباس پہننا جائز نہیں لہٰذا ان کی موجودگی میں اعضا صرف اِس قدر کھول سکتی ہے جس قدر کھولنے کی عادت (اسلامی معاشرے کے مطابق) رائج ہو اور جس میں کوئی فتنہ نہ ہو۔ عورت تنگ اور چھوٹا لباس صرف شوہر کے سامنے پہن سکتی ہے۔

(فتاویٰ برائے خواتین اسلام، ص:۷۹۴)

ابنِ عباس فرماتے ہیں کہ عورت جس زینت کو محرم کے لیے ظاہر کر سکتی ہے وہ بالیاں، ہار اور کنگن ہیں، جب کہ پازیبیں، ٹاڈیں (بازو کا زیور) سر کے تمام بال اور سینہ یہ صرف خاوند کے لیے ظاہر کر سکتی ہے۔

جس زینت کا اظہار عورت کے لیے شوہر کے علاوہ دیگر محارم کے سامنے جائز ہے وہ چہرہ، ہتھیلیاں، پازیب، بالیاں، کنگن، ہار، سر اور دونوں پاؤں ہیں۔

(فتاویٰ برائے خواتین اسلام دائمی افتاء کمیٹی ص:۵۸۹)

معلوم ہوا کہ عورت ہر طرح کا زیور محرموں کے سامنے نہیں پہن سکتی۔ بلکہ عام اور معمولی زیور ہی ان کے سامنے پہنے البتہ اگر شوہر کے لیے دیگر زیور پہنے ہوئے ہوں اور پھر ان پر محرم کی نظر پڑ جائے تو اس کا جواز ہے۔

☆ جس بناؤ سنگھار (میک اپ) کی چیزوں کی شریعت نے اجازت دی ہے شوہر کے لیے بھی صرف انہیں ہی استعمال کرنے کی اجازت ہے اور محرم مرد بھی اسے دیکھ سکتا ہے، کیوں کہ وہ کوئی بھاری میک اپ نہیں ہوتا البتہ عورت کا ناجائز میک اپ کر کے چہرے کی شکل وصورت بدل کر ماڈل گرلز جیسا بن جانا اس کے لیے جائز نہیں اور اگر وہ اس میک اپ میں محرم مردوں کے سامنے آئے تو یہ بہت بڑا فتنہ ہے اور اس صورت میں محرم مردوں کی آنکھیں اور دل بھی میلے ہو سکتے ہیں۔ دورِ حاضر میں محرم مردوں کے ساتھ خرابی کے بہت سے دیگر اسباب کے ساتھ ساتھ عورتوں کا بناؤ سنگھار میں حد سے بڑھ جانا بھی ہے۔

اپنی عورتوں کے سامنے اظہارِ زینت:

''اپنی عورتوں'' سے کون سی عورتیں مراد ہیں؟ مختلف علماء کی تفاسیر پڑھنے سے یہ درجِ ذیل صفات کی حامل عورتیں ہیں:

☆ دین دار مسلمان ہوں۔

☆ باحیا اور بات چیت میں عورتوں کے محاسن بیان کرنے میں محتاط ہوں۔

☆ قابلِ اعتماد ہوں اور یہ یقین ہو کہ یہ عورتیں عورتوں کے ذہن میں دین، والدین، شوہر اور خاندان سے بغاوت کے بیج نہیں بوئیں گی۔

☆ اگر کافرہ عورت میں درج بالا صفات ہوں تو اس کے سامنے بھی اظہارِ زینت جائز ہے۔

درج ذیل عورتیں ''اپنی عورتیں'' نہیں ہیں لہٰذا ان پر زینت ظاہر نہیں کی جائے گی:

فلمی عورتیں، ماڈل گرلز، سیلز گرل، لیڈی پولیس اور فوج، ائیر ہوسٹس، سلمنگ سنٹر، بیوٹی پارلر چلانے والی، مختلف این جی اوز میں کام کرنے والی، مردوں کے ساتھ مل کر ملازمت کرنے والی، گانے بجانے اور ناچنے والی، گمراہی اور بے راہروی نیز دین کے خلاف بغاوت پھیلانے والی تمام عورتیں چاہے قریبی رشتہ دار ہوں چاہے اجنبی۔

ان عورتوں سے تنہائی میں ملنا، ان سے پڑھنا، ان کے سامنے زینت ظاہر کرنا، ان سے دوستی کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: اپنی عورتیں مگر کون؟)

عورت درج ذیل کام عورت کے سامنے بھی نہیں کر سکتی:

☆ چھوٹے بازو، کھلا گلا، تنگ کپڑے، باریک کپڑے، سوراخ دار لباس، چھوٹا اور باریک دوپٹہ نہیں لے گی بلکہ پورا دوپٹہ کھول کر اوڑھے گی، اگر عورتوں کے

سامنے سر سے دوپٹہ اتر جائے تو حرج نہیں لیکن دوپٹہ اتار کر یا گلے میں ڈال کر نہیں رکھے گی۔

عورتوں کے سامنے اپنا سینہ ظاہر نہیں کرے گی۔

یاد رہے کہ اپنی عورتوں کے سامنے بھی شرعاً جائز زیب و زینت کا اظہار جائز ہے، رہی دورِ حاضر کی فاحشانہ زیب و زینت اس کا عورتوں کے سامنے اظہار کرنا بھی فتنے سے خالی نہیں ہے۔

غلام کے سامنے اظہارِ زینت:

عورت کا ذاتی غلام ہو، اس کی اپنی ملکیت ہو تو عورت اس کے سامنے اسی طرح کا اظہارِ زینت کر سکتی ہے جس طرح وہ محرم مردوں کے سامنے کر سکتی ہے لیکن دورِ حاضر میں غلام نہیں ہیں لہٰذا فی الحال اس پر تفصیل کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

خدمتگار جو عورتوں سے بے پروا ہوں:

ایسے مرد جو گھروں میں کام کاج کرنے کے لیے اکثر آتے رہتے ہوں، انہیں نکاح سے رغبت نہ ہو، عورتوں میں دل چسپی نہ لیتے ہوں، اپنے کام سے کام رکھتے ہوں، ان کے سامنے اظہارِ زینت کیا جا سکتا ہے اور اس کے لیے وہی حکم ہے جو محرم مردوں کے لیے ہے۔ لیکن یاد رہے کہ دورِ حاضر میں ایسے سیدھے سادھے

مرد نہیں ہیں۔ میڈیا نے سب کو عورتوں کے محاسن سے واقف کر دیا ہے لہٰذا اب اس رخصت سے بہت سوچ سمجھ کر ہی فائدہ اٹھانا چاہیے بلکہ فائدہ نہ اٹھانا ہی بہتر ہے۔

عورتوں کی باتوں سے ناواقف لڑکے:

اللہ تعالیٰ نے یہ شرط لگائی ہے کہ لڑکا عورتوں کے محاسن، نسوانی انداز و ناز اور ان کی باتوں سے ناواقف ہو اور ان میں کوئی دل چسپی نہ لیتا ہو۔ یہ شرط دورِ حاضر میں زیادہ سے زیادہ پانچ چھ سال کے لڑکوں پر ہی پوری آتی ہے بلکہ بعض اتنی عمر کے لڑکے بھی خاصے ہوشیار ہوتے ہیں۔ ٹی وی، انٹرنیٹ، موبائل، اشتہار بازی اور بہبودِ آبادی والوں نے بچوں کو ہر بات سمجھا دی ہے۔

مصیبت یہ ہے کہ عورتیں انہیں بچہ سمجھ کر ان کے سامنے دوپٹہ اتار دیتی ہیں، بیوٹی پارلر والا گناہ کو دعوت دیتا ہوا میک اپ بھی ان کے سامنے خوب کر لیتی ہیں، ان کے سامنے ہر قسم کی حیا والی باتیں بھی کھلم کھلا یہ سمجھ کر کر لیتی ہیں کہ انہیں کون سا پتا ہے۔ شوہر بیوی تک ان کے سامنے کوئی احتیاط نہیں کرتے۔ عورتیں ان کے سامنے بغیر بازو کے لباس پہنتی ہیں، گلے کھلے رکھتی ہیں۔ بیوٹی پارلر بھی ان کو ساتھ لے کر جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ کہ چھوٹے بچے وقت سے پہلے ذہنی طور پر بالغ ہو رہے ہیں۔

ان کے سامنے اظہارِ زینت جتنا شرعاً جائز ہے اتنا ہی ظاہر کرنے کی اجازت ہے اوپر بیان کی گئی بے احتیاطیوں کی صورت میں خاصا فتنہ پیدا ہو سکتا ہے۔

نامحرموں کے سامنے اخفائے زینت:

عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ محرموں کے سامنے اپنی کسی بھی زیب و زینت کو ظاہر کرے۔ وہ اپنے لباس، زیور، ناز و انداز اور ہر طرح کے بناؤ سنگھار (میک اپ) کو نامحرموں سے چھپانے کی پابند ہے۔ زیب و زینت کو چھپانے ہی کے سلسلے میں اسے درجِ ذیل ہدایات دی گئی ہیں:

☆ گھر سے باہر نکلتے ہوئے ایک بڑی چادر پورے جسم اور لباس پر لپیٹ لے تاکہ ہر قسم کی زینت اس چادر کے پیچھے چھپ جائے۔

☆ باہر نکلتے ہوئے ایسا زیور یا چوڑیاں نہ پہنے جس کی آواز پیدا ہو کیوں کہ وہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کریں گے۔

☆ پاؤں مار مار کر اور اٹھلا اٹھلا کر نہ چلے تاکہ جوتی کے زمین پر رکھنے کی آواز یا پاؤں میں پہنے ہوئے زیور کی آواز پیدا نہ ہو۔

☆ کوئی بھی خوشبو دار چیز لگا کر یا استعمال کر کے باہر نہ نکلے، تاکہ مرد اس کی طرف متوجہ نہ ہوں۔

☆ بناؤ سنگھار کی کوئی بھی خارجی چیز استعمال کر کے باہر نہ نکلے مثلاً لپ اسٹک،

پاؤڈر، خوشبو وغیرہ۔

☆ جلباب (بڑی چادر) جاذبِ نظر رنگ اور آرائش والی نہ ہو۔

☆ اگر گھر میں نامحرم مرد آئیں تو عورت ان کے سامنے نہیں آئے گی بلکہ عورت اور نامحرم مرد کے درمیان پردہ تان دیا جائے گا۔

اگر کوئی ناگزیر صورت ہو تو عورت بڑی چادر لے کر اپنی تمام زیب و زینت کی چیزیں چھپا کر سامنے آئے گی۔

حجاب کے انہی احکام کی وجہ سے یہ پتا چلتا ہے کہ نامحرم مرد اور شادی شدہ عورتیں ایک گھر میں اکٹھے نہیں رہ سکتے کیوں کہ اس طرح عورت کے لیے اپنی زینت کی چیزیں چھپانا ممکن نہیں ہو سکے گا جب کہ شوہر کے لیے زینت اختیار کرنا اس پر لازم ہے۔ ایک ہی گھر میں اکٹھے رہنے میں عورت کے لیے خاصی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: طرزِ رہائش مشترکہ یا الگ)

بیوہ کے لیے زیب و زینت:

شوہر کے لیے بناؤ سنگھار کرنے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ عورت کا شوہر وفات پا جائے تو وہ چار ماہ دس دن تک سوگ منانے کی پابند ہے، اس دوران وہ بناؤ سنگھار بھی نہیں کر سکتی جو عام حالات میں ایک غیر شادی شدہ یا بے شوہر عورت کے لیے جائز ہوتا ہے مثلاً

☆ وہ جاذبِ نظر، شوخ رنگ، نئے، بھڑکیلے چمکیلے کپڑے نہیں پہن سکتی۔

☆ وہ کسی بھی قسم کا زیور نہیں پہن سکتی یہاں تک کہ لوہے کا بے رنگ چھلاّ تک نہیں پہن سکتی۔

☆ وہ سرمہ نہیں لگا سکتی، دنداسہ نہیں کر سکتی، خوشبو دار چیزیں استعمال نہیں کر سکتی، باقاعدہ بناؤ سنگھار تو بہت دور کی بات ہے۔

☆ وہ ان ایام میں بغیر کسی اشد اور ناگزیر مجبوری کے گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: بیوہ کی عدت)

بے شوہر عورت کے لیے زیب و زینت:

اگر کسی عورت کی طلاق ہو جائے یا اس کا شوہر فوت ہو جائے تو اس کے لیے زیب و زینت کرنے کا شرعاً کوئی موقع محل نہیں ہوتا، ہاں وہ کنواری لڑکی کی طرح معمولی لباس پہن لے یا معمولی زینت کی چیزیں استعمال کر لے۔ میک اپ خاص طور پر شوہر کا حق ہے لہٰذا اس کی موجودگی ہی میں عورت کو میک اپ کرنا چاہیے۔

عہدِ رسالت میں جو عورت عدت کے بعد ذرا اچھے کپڑے پہنتی یا سنگھار کی کوئی چیز استعمال کرتی تو یہ خیال کیا جاتا کہ یہ عورت دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے۔ لہٰذا لوگ اس کی طرف پیغامِ نکاح بھیجتے۔

سبیعہ بنتِ حارث اسلمیہ کہتی ہیں: میرا نکاح سعد بن خولہ عامر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ وہ جنگِ بدر میں حاضر تھے اور حجۃ الوداع کے موقع پر انتقال کر گئے۔ اس وقت میں حاملہ تھی۔ میرے شوہر کی وفات کو زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ وضعِ حمل ہو گیا۔ نفاس سے فارغ ہونے کے بعد میں نے زیب وزینت کی تاکہ لوگ نکاح کا پیغام بھیجیں۔ اتنے میں ایک شخص ابوالسنابل ابن بعلبک جو قبیلہ عبدالدار میں سے تھے، آئے۔ وہ کہنے لگے: تم نے کیوں بناؤ سنگھار کیا ہے؟ غالباً تم نکاح کی امیدوار ہو، اللہ کی قسم! تم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک کہ تمہارے چار ماہ دس دن پورے نہ ہو جائیں۔

ابوالسنابل کی یہ بات سن کر میں نے اپنے کپڑے سنبھالے اور شام کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس کے بارے میں پوچھا: آپ نے فرمایا: وضعِ حمل کے بعد تم آزاد ہو گئیں۔ اور مجھے حکم دیا کہ تم چاہو تو نکاح کر سکتی ہو۔ (مسلم، کتاب الطلاق، باب انقضاء عدۃ المتوفی عنہا زوجہا وغیرہا بوضعِ حمل)

کنواری کے لیے زیب وزینت:

اسلامی معاشرے میں کنواری لڑکیوں کو بناؤ سنگھار کرنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی خصوصاً میک اپ کرنے کی، وہ سادہ انداز میں کنگھی کر کے بال بنا لیتی، بہت ہوتا تو آنکھ میں سرمہ لگا لیتی، دانت کسی منجن سے یا مسواک سے یا کوئلے کے

سفوف سے صاف کیے جاتے، کنواری لڑکیاں دنداسہ استعمال نہیں کرتی تھیں، کیوں کہ اس کا رنگ ہونٹوں اور مسوڑھوں پر چڑھ جاتا ہے، اسے صرف شادی شدہ عورتیں استعمال کیا کرتی تھیں۔

کنواری لڑکیاں سادہ اور معمولی کپڑے پہنتیں، لباس پر گوٹا، طلا، کڑھائی، شیشے، موتی، سنجاف، جھالریں، ڈوریاں لگانا اور لٹکانا ایک اوچھا کام سمجھا جاتا، کنواری لڑکی کو اس قسم کی آرائش سے دور رکھا جاتا تھا۔

لڑکیاں صرف دو تین زیور پہنتیں مثلاً کوکا یا تیلی، کان میں بالیاں، گلے میں لاکٹ، عید وغیرہ پر سادہ کانچ کی چوڑیاں، کسی شادی یا عید پر پورے ہاتھ پر مہندی لگالی جاتی۔

کانٹے، جھمکے، جھومر، کنٹھا، گلوبند، بڑے بڑے کنگن، پازیب، بڑی بڑی ہیرے کے نگ والی انگوٹھیاں اس قسم کے زیورات شادی شدہ عورتوں کے لیے خاص تھے۔

- پھولوں یا دیگر چیزوں کے عارضی زیورات وغیرہ بھی کنواری لڑکیاں استعمال نہیں کرتی تھیں۔

کنواری لڑکیوں کی تربیت میں درجِ ذیل امور کا بھی خیال رکھا جاتا تھا:

☆ بغیر آواز پیدا کیے گھر کے کام کاج کرنا

☆ بغیر آواز پیدا کیے شرم وحیا کے ساتھ چلنا

☆ اپنی آنکھوں کی حفاظت کرنا

☆ گھر کے اندر رہنا

☆ انجان عورتوں کے سامنے نہ آنا

اس کے علاوہ بھی بہت سی خوبیاں ان کے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی تھی لیکن اخبارات ورسائل، ٹی وی اور انٹرنیٹ نیز موبائل اور پھر جگہ جگہ بے حیائی کے مراکز اور تعلیم نسواں کی پرزور ترغیبات نے کنواری لڑکی سے اس کی حیا کا جوہر چھین لیا ہے۔

تب شادی کے موقع پر لڑکی کو جب میک اپ (بناؤ سنگھار) کیا جاتا تو وہ حسن کا پیکر لگتی۔ اب دو دو سال کی لڑکیوں کو بھی دلہن جیسا میک اپ کیا جاتا ہے، نتیجہ یہ کہ لڑکیوں کا فطری حسن حیا گہنا چکا ہے، وہ ہر کام میں بے باک ہوگئی ہیں۔ اب ان لڑکیوں کے شوہروں کے دل کو دلہنوں کا حسن اپنی طرف مائل نہیں کرتا بلکہ وہ حسن کو سرِ عام دیکھ دیکھ کر اس سے بھی خوب تر کے خواہاں ہوتے ہیں، جب کہ خوب تر کا ملنا ممکن نہیں ہوتا۔

سابقہ معاشرت میں کنواری لڑکیاں اگر شادی شدہ عورتوں والی کوئی چیز استعمال کرتیں تو انہیں سمجھایا جاتا اور ان کی اس چیز کو خامی شمار کیا جاتا، ان عادات

کی وجہ سے ان کے رشتے ہونے میں بھی رکاوٹ پیدا ہوتی۔ اگر کوئی لڑکی سمجھانے سے باز نہ آتی تو پھر اس کی فوراً شادی کردی جاتی۔

دورِ حاضر میں کنواری لڑکیوں کو کوئی نہیں ٹوکتا، نہ باپ کو غیرت آتی ہے نہ بھائی کو، لڑکیاں بن سنور کر سڑکوں پر نکلتی اور مردوں کے سامنے بے باکانہ چلتی پھرتی ہیں۔ عجیب بات یہ کہ یہ سب دیکھ کر بھی والدین ان کی شادی میں تیس تیس سال تک دیر کرتے چلے جاتے ہیں۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: حفظِ حیا اور کنواری لڑکیاں)

گھر سے باہر جاتے ہوئے بناؤ سنگھار

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لا تقبل الصلوٰة لامراة تطيّبَتُ لِهذا المسجدِ حتى ترجع فتَغسل غُسُلها مِنَ الْجِنابة

''جو عورت خوشبو لگا کر اس مسجد میں آتی ہے اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرتا حتی کہ وہ واپس گھر جائے اور جنابت جیسا غسل کرے۔''

(ابو داؤد، کتاب الرجل: ٤١٧٤)

اس حدیث سے درج ذیل امور کا پتا چلتا ہے:

☆ عورت کے لیے خوشبو لگا کر باہر نکلنا جائز نہیں ہے۔

☆ جو عورت خوشبو لگا کر جانے کی غلطی کر لے اس کا جسم جنابت والی کے جسم کی طرح ناپاک ہے اسے غسل کرنا چاہیے۔ تا کہ خوشبو جو عارضی طور پر ناپاک چیز بن گئی ہے وہ دھل جائے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لاتمنعوا ماء الله مساجد الله لكن يخرجن وهن تفلات

''اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے نہ روکو لیکن چاہیے کہ وہ ترکِ زینت کے ساتھ مسجد کے لیے نکلا کریں۔'' (سنن ابی داود، کتاب الترجل)

اس حدیث کے بارے میں امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تفل بدبو کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: امراۃ تفلة ایسی عورت جس نے خوشبو نہ ملی ہو۔ نساءٌ تفلاتٌ مراد ایسی عورتیں جنہوں نے خوشبو نہ لگائی ہو۔

ابنِ دقیق العید اس حدیث کی تشریح میں کہتے ہیں: اس حدیث سے مسجد کا ارادہ کرنے والی عورت کے لیے خوش بو لگانا حرام ثابت ہوا کیوں کہ اس سے رغبت و شہوت پیدا ہوگی اور ممکن ہے عورت کی شہوت کی تحریک کا بھی سبب بن جائے۔ اس میں عورت کا اچھا لباس اور وہ زیور بھی شامل ہے جس کا اثر نمایاں ہو اور اس میں بن سنور کر قابلِ فخر ہیئت میں مسجد میں جانا بھی شامل ہے۔

علماء و محدثین نے کہا کہ جب عورت کے لیے مسجد میں معمولی کپڑوں اور حجاب کے ساتھ جانے کی تاکید ہے تو پھر دوسری جگہوں پر جانے کے لیے بدرجہِ اولیٰ خوشبو، زیب و زینت اور اچھے لباس کا استعمال ممنوع ہے۔

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم عورتوں کو حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ پر جوان عورتوں، حیض والیوں، اور پردہ والیوں کو (عیدگاہ) لے جائیں۔ حیض والی عورتیں نماز والی جگہ سے دور رہیں اور کارِ خیر اور مسلمانوں کی

دعا میں حاضر ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کسی عورت کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو۔ آپ نے فرمایا: اسے اس کی بہن چادر اوڑھا دے۔ (مسلم: ١٩٥٦)

ان احادیث سے درج ذیل امور کا پتا چلتا ہے:

☆ عورت لباس کی زینت اختیار کر کے مسجد میں نہیں جائے گی نہ ہی زیور اور میک اپ کی زینت اختیار کرے گی بلکہ عام کپڑوں میں اور عام حالت میں مسجد میں جائے گی۔

☆ عورت جلباب اوڑھ کر حجاب کر کے مسجد میں جائے گی۔

☆ یہی حکم عید گاہ میں جانے کا ہے عید گاہ میں جانا اتنا ضروری ہے کہ وہ جلباب نہ ہو تو مستعار لے لے۔

☆ عید کے دن عورتیں بن سنور کر نہ جائیں۔ گھر آ کر زیب و زینت کر لیں۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: عید گاہ اور خواتین)

عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سفرِ حج یا عمرہ کے سفر میں تھے کہ ہم نے اچانک نئے کپڑوں میں ملبوس ایک عورت کو دیکھا جس نے انگوٹھیاں پہن رکھی تھیں اور اپنا ہاتھ اپنے ہودج پر پھیلا رکھا تھا۔

تب سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے کہ آپ نے فرمایا:

دائیں بائیں دیکھو! کیا تم کچھ دیکھ رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہم کوے دیکھ رہے ہیں جن میں چند اعصم کوے ہیں جن کی چونچیں اور پاؤں سرخ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

لایدخل الجنة مِن النساء الا مَن کان منهن مثل هذا الاغرابِ فی الغِرُبانِ

''عورتیں فقط اتنی ہی تعداد میں جنت میں داخل ہوں گی جتنی دوسرے کووں میں اعصم کووں کی تعداد ہے۔'' (احمد: ٤/١٠٥، ٢٩٧۔ مستدرک حاکم: ٤/٦٠٢۔ السلسلة الصحیحه: ١٨٥٠، ٤/٤٦٦)

اعصم کوے کی ایک مخصوص قسم ہے جس کی چونچیں اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں اوران کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جنت میں ان کی تعداد اتنی کم ہوگی جیسے عام کووں میں اعصم کووں کی تعداد...... جس کا سبب کئی گناہ ہیں جن کا ارتکاب عورتیں ہی کرتی ہیں۔ جن میں ایک باہر نکلتے ہوئے بناؤ سنگھار کرنا نیز اس کی نمائش کرنا ہے جیسا کہ یہ عورت اپنے ہاتھ کی انگوٹھیاں ننگی کیے سب کو دکھا رہی تھی۔

سیدنا ابواذینہ صدفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تمہاری بہترین بیویاں وہ ہیں جو محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی

(شوہر کی) ہم نوائی کرنے والی اور ہمدردی کرنے والی ہوں بشرطیکہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور بدترین عورتیں وہ ہیں جو غیر شوہر کے سامنے زیبائش کرنے والی اور اکڑ کر چلنے والی ہوں ایسی عورتیں منافق ہیں، ان میں سے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگی مگر سرخ چونچ اور سرخ پیر والے کوے (اعصم) کی طرح بہت کم۔

(بیہقی: ۸۲/۷۔السلسلة الصحیحه اردو ترجمه رقم: ۱۹۵۲)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک چھوٹے قد کی عورت تھی، جو دودراز قد وقامت والی عورتوں کے درمیان چلا کرتی تھی، اس نے لکڑی کی دو کھڑاویں (جوتیاں) بنوائیں، اور سونے کی ایک خول دار انگوٹھی بنوائی جس میں وہ کستوری بھر لیا کرتی تھی۔ جو سب سے بہترین خوشبو ہے، جب اپنی دونوں سہیلیوں کے درمیان چلی تو لوگ اسے پہچان نہ سکے اور اس نے اپنے ہاتھوں سے ایسا کیا...... پھر راوی نے اپنا ہاتھ جھٹک کر اشارا کیا۔(مسلم، کتاب الالفاظ من الادب)

مسند ابو یعلی میں یہ بھی اضافہ ہے کہ وہ عورت جب مردوں کی مجلس کے پاس سے گزرتی تو اپنی انگوٹھی کا خول کھولتی تو خوش بو مہک جاتی۔

(ابو یعلی: ۱۲۱۳۔ مسند احمد: ۳۶۰۴۰/۳)

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ باز پرس نہیں کرے گا (یعنی ان کا گناہ اس

قدر برا اور بڑا ہے کہ بغیر باز پرس انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا) (۱) وہ آدمی جو اپنی جماعت کو چھوڑ جائے، اپنے امام کی نافرمانی کرے اور نافرمان ہی مر جائے۔ (۲) ایسی لونڈی یا غلام جو اپنے مالک سے فرار ہو جائے اور مر جائے۔ (۳) ایسی عورت جس کا خاوند موجود نہ ہو حالاں کہ وہ اسے دنیاوی ضرورتوں سے سبک دوش کر گیا ہو پھر بھی یہ اس کے بعد بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہو۔ (مسند احمد: ۱۹/۶۔ ابنِ حبان: ۴۵۵۹۔ مستدرک حاکم: ۱۱۹/۱۔ الادب المفرد: ۵۹۰)

ایک عورت زیب و زینت کر کے گھر سے نکلی جس کی اس کے شوہر نے اسے اجازت دی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پتا چل گیا تو آپ نے اس عورت کو طلب کیا لیکن وہ نہ مل سکی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: اگر میں اس باہر نکلنے والی عورت اور اس کے شوہر پر قابو پا لیتا تو میں ضرور مار مار کر ان کا حلیہ بگاڑ دیتا۔ پھر فرمایا: اگر کسی عورت کا باپ برلبِ مرگ ہو تو وہ اس کے پاس جائے اور اگر اس کا بھائی برلبِ مرگ ہو تو وہ اس کے پاس جائے لیکن جب وہ باہر نکلے تو پھٹے پرانے کپڑے پہن کر نکلے اور واپس آ کر اپنے شوہر کے لیے زیب و زینت کرے۔

(مصنف عبدالرزاق: ۳۷۲/۴۔ بحوالہ فقہِ عمر عنوان: زینہ)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس خصلتوں کو ناپسند کرتے تھے، ان میں سے ایک بلا موقع و محل اظہارِ زینت کرنا ہے۔

(سنن نسائی، کتاب الزینہ، باب الخضاب بالصفرہ: ۵۰۹۱)

امامِ سیوطی اس حدیث کی تشریح میں کہتے ہیں: بلاموقع ومحل اظہارِ زینت سے مراد عورت کا نامحرم مردوں کے سامنے اظہارِ زینت کرنا ہے، رہا خاوند تو اس کے سامنے اظہارِ زینت ممدوح ہے۔

پردے میں باہر جائیں تو پھر بناؤ سنگھار؟

بعض خواتین کا خیال ہے کہ جب عورت نے پردہ کر رکھا ہے تو پھر اس کے گھر سے باہر نکلتے ہوئے میک اپ کرنے میں کیا حرج ہے؟ جب کہ اس نے جہاں جا رہی ہے وہاں جا کر بھی عورتوں ہی کے سامنے جانا ہے مردوں سے تو پردہ کرنا ہے۔

دراصل اس میں بہت سے مفاسد ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆ باہر جاتے ہوئے میک اپ کرنے سے عورت کی تیاری لمبا وقت لے لیتی ہے جب کہ اسلام وقت ضائع کرنے کے حق میں نہیں۔

☆ باہر بار بار بھی جانے کی ضرورت ہو سکتی ہے کیا عورت بار بار اوسطاً آدھا گھنٹہ ہی سہی بننے سنورنے پر خرچ کرے گی؟

☆ باہر نکلنے والی عورت کا بناؤ سنگھار وہ سب عورتیں دیکھیں گی جو اسے ملیں گی۔ نتیجہ یہ کہ ان کو بھی بناؤ سنگھار کرنے کی ترغیب ملے گی۔ اس وجہ سے یہ رواج متعدی بیماری کی طرح پھیل چکا ہے۔

☆ جو عورت اکثر باہر جاتی ہے ضروری نہیں وہ مکمل پردے کا پاس رکھے۔ کبھی

پردہ کھسک بھی سکتا ہے، یا کسی گھر میں یا کلینک، ادارے، دفتر میں بیٹھے ہوئے اچانک مرد، اور لڑکے بھی آسکتے ہیں اس طرح وہ عورت کو بنا سنورا دیکھ لیں گے جب کہ سادہ چہرہ کسی وقت ننگا بھی ہو جائے یا معمولی لباس نظر میں آجائے تو وہ فتنے کا باعث نہیں بنے گا۔

☆ اکثر عورتیں میک اپ، لباس اور زیور دکھانے کے لیے ہی کسی کے ہاں جاتی ہیں چاہے وہ پردے ہی میں جائیں۔ جب انہیں پتا ہوگا کہ عام لباس اور عام حالت میں جانا ہے تو وہ گھر سے باہر کم نکلیں گی۔ اس طرح مردوں کے لیے عورتوں کو لانے اور لے کر جانے کا دردسر کم ہوگا۔

☆ جو عورت کسی حقیقی ضرورت کی بنا پر گھر سے باہر نکلی ہے، اس کو بننے سنورنے کی کیا ضرورت ہے، اس ضرورت کا موقع تو شوہر کے پاس گھر میں موجود ہوتا ہے۔

☆ جو عورت بن سنور کر باہر نکلتی ہے اسے شوہر کی بجائے محرم افراد اور عورتیں ہی بنی سنوری حالت میں دیکھتے ہیں اور نیت بھی یہی ہوتی ہے کہ جس کے ہاں جا رہے ہیں وہ بنی سنوری حالت میں دیکھے اور یہی زینت کو بے موقع اختیار کرنا ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے ناپسند فرمایا ہے۔

☆ جو عورت گھر سے باہر نکلتی ہے اس کا سابقہ ان عورتوں سے بھی پڑتا ہے جو ''اپنی عورتوں'' یعنی قابلِ اعتماد، باحیا عورتوں'' میں سے نہیں ہوتیں جب کہ ان

کے سامنے زینت ظاہر نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مثلاً کھانا کھلانے پر مامور عورتیں، کام کرنے والیاں اور دیگر مختلف طرح کے بلائی گئی مہمان خواتین وغیرہ۔

☆ عورتوں میں بناؤ سنگھار کرنے والی عورتوں کی خوش لباسی، شکل وصورت اور نازک اندامی وغیرہ کا چرچا عام ہو جاتا ہے جو کسی نہ کسی طرح غیر محتاط عورتوں کے ذریعے مردوں تک بھی پہنچ جاتا ہے۔

☆ سب سے اہم بات یہ کہ عورت تعریف کروانے کے لیے اور خوب صورت نظر آنے ہی کے لیے گھر سے باہر جاتے ہوئے یا تقریبات میں جاتے ہوئے بناؤ سنگھار کرتی ہے جب کہ شرعاً یہ دونوں مقصد درست نہیں ہیں اس لیے اسے میک اپ کر کے اور قیمتی آرائش والے لباس اور رنگا رنگ زیور، جوتے پہن کر نہیں جانا چاہیے۔

اس کا حسن، خوب صورتی، زیور سب صرف ایک شخص کے لیے ہے۔ عورت کی وفا کا تقاضا ہے کہ اسے اسی کے لیے مختص رکھے۔

☆☆☆☆

حکام کی ذمہ داری

امام ابنِ قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: حاکم کا فرض ہے کہ وہ بازاروں کھلے مقاموں اور مردوں کے مجمعوں میں مردوں کو عورتوں کے ساتھ خلط ملط ہونے سے باز رکھے۔ اس لیے کہ امام اس سلسلے میں اللہ کے ہاں جواب دہ ہے۔ کیوں کہ یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے (اور فتنہ کی روک تھام امام پر لازمی ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ بڑھ کر ضرر رساں فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔ ایک دوسری حدیث میں آپ نے عورتوں سے فرمایا: تمہیں راستوں کے کناروں پر چلنا چاہیے۔ امام کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ عورتوں کو آراستہ پیراستہ ہو کر نکلنے سے منع کرے اور ایسے کپڑوں میں ملبوس ہو کر نکلنے کی اجازت نہ دے جس کے پہننے کے بعد بھی وہ عریاں معلوم ہوتی ہیں مثلاً ضرورت سے زیادہ چوڑے اور باریک کپڑے اور راستوں میں عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے گفتگو کرنے سے روکنا بھی ضروری ہے۔

بعض فقہا کی یہ رائے بھی درست ہے کہ اگر عورت بار بار بلا ضرورت گھر سے باہر نکلتی ہے خصوصاً بھڑکیلے لباس میں تو امام کو اسے قید کرنے کا حق بھی ہے بلکہ

عورتوں کو اس حالت میں چھوڑ دینا ان کے ساتھ معصیت میں تعاون کرنے کے مترادف ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی عورتوں کو مردوں کے ساتھ خلط ملط ہونے سے روک دیا تھا۔ اس معاملے میں حاکم کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اقتدا کرنا ضروری ہے۔

(عورت اسلامی معاشرے میں، ص: ۳۸۳)

عورت کا اصل حسن:

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَالصّٰلِحٰتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ...... (النساء: ٣٤)

''پس صالح عورتیں، فرماں برداری کرنے والیاں اور شوہر کی پیٹھ پیچھے اس کی حفاظت کرنے والیاں جس کی حفاظت اللہ نے ان کے سپرد کی۔''

اس میں اللہ تعالیٰ نے عورت کی تین صفات بیان کی ہیں:

☆ صالح عمل کرنے والی عورت ہی نیک عورت ہے۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرنے کے ساتھ ساتھ شوہر کی بھی فرماں برداری کرنے والی ہیں۔

☆ شوہر کی غیر موجودگی میں اس کی ناموس، مال، اولاد اور گھر بار کی حفاظت کرتے ہیں۔

جو عورت صالح ہوگی وہ پنج گانہ نمازی ہوگی، باحیا ہوگی، شریف ہوگی، متقی

ہوگی، باہر کی دنیا سے اسے کوئی سروکار نہیں ہوگا، وہ گھر میں ٹک کر رہے گی۔

شوہر کی اطاعت کے ساتھ ساتھ دیگر رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے میں مصروف رہے گی، بچوں کی تربیت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کا خیال رکھے گی۔

ایسی عورت کے چہرے پر نیکی و پاکیزگی کا نور ہوگا، اس کا دل توحید سے منور ہوگا۔ ایسی عورت جس شوہر کی زوجیت میں ہوگی وہ خوش نصیب ہوگا، عورت کی سادگی اور نیک نفسی ہی اس کا حقیقی سنگھار ہوگا جو اسے شوہروں کی نظروں میں باوقار اور محبوب بنا دے گا۔

ان شاء اللہ

اس موضوع پر ہماری مزید کتب

- ☆ جدید سنگھار خانے (بیوٹی پارلر)
- ☆ کاسمیٹکس
- ☆ فیشن کے رنگ، مہندی کے سنگ
- ☆ نسوانی بال اور ان کی آرائش
- ☆ بناؤ سنگھار اور اس کے شرعی احکام
- ☆ عورت کا لباس
- ☆ زیور اور زینت
- ☆ صنفِ مخالف کی مشابہت ایک مہلک بیماری

نکاح سیٹ

1 رشتے کیوں نہیں ملتے
2 نکاح میں ولی کی حیثیت
3 منگنی اور منگیتر
4 لو میرج
5 بری اور بارات
6 نکاح کوئز
7 بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
8 مہر بیوی کا اولین حق
9 عورت اور میکہ
10 ساس اور بہو
11 دیور اور بہنوئی
12 بیویوں میں عدل
13 بیویوں کے باہمی تعلقات
14 مایوں اور مہندی
15 مسائلِ طہارت اور خواتین
16 مسلمان مرد و عورت کا اہلِ کفر سے نکاح
17 شادی کی رسومات، دعوتیں اور ان میں شرکت
18 شادی، شوہر اور سنگھار
19 ولیمہ ایک مسنون دعوت

حیا و حجاب سیٹ

1 عورت کا لباس

2 پردہ اور خاندان

3 غضِ بصر اور مرد حضرات

4 پردے کی اوٹ سے

5 عورتیں اور بازار

6 حج میں چہرے کا پردہ

7 صنف مخالف کی مشابہت

8 حفظِ حیا، گفتگو اور تحریر

9 حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار

10 حفظِ حیا اور کنواری لڑکیاں

11 حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی

12 نسوانی بال اور ان کی آرائش

13 مخلوط معاشرہ

14 آواز کا فتنہ

15 حجاب ڈے یا حجاب؟

16 قتل غیرت

17 ستر و حجاب اور خواتین

18 مخلوط تعلیم

19 اپنی عورتیں مگر کون؟

20 بیوٹی پارلر (سنگھار خانے)

نکاح سیٹ

- مسلمان مرد و عورت کا اہلِ کفر سے نکاح
- منگنی اور منگیتر
- رشتے کیوں نہیں ملتے
- بیویوں کے درمیان عدل
- شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
- بری اور بارات
- دیور اور بہنوئی
- ساس اور بہو
- عورت اور میکہ
- بیویوں کے باہمی تعلقات
- بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
- نکاح میں ولی کی حیثیت
- رسم مہندی اور مایوں
- مہر بیوی کا اولین حق
- نکاح کوئز

مشربہ علم و حکمت
0300-4270553
0321-4609092
کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور